



# بلوچستان صوبی اسمبلی

## کارروائی اجلاس

منعقدہ سے شنبہ سورہ ۱۲ جنوری ۱۹۸۸ء

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
۱	تلودت قرآن پاک و ترجمہ <b>تعزیتی قرارداد</b>	۱
۲	گورنر بلوچستان جزل (ریٹائرڈ) محمد یوسف خان کی اہمیتی وفات پر ایوان میں پیش کی گئی قرارداد	۲
۳	<b>وقفہ سوالات</b> غیرموجودہ فہرست میں درج نشان نہ دہ سوالات اور امکن جوابات۔	۳
۴	رجھفت کی درخواستیں	۴
۱۰۴	بلوچستان صوبی اسمبلی کے قاعدہ انتظام کا رجھریہ ۱۹۸۷ء میں تعمیم	۵
۱۰۵	د مجلس حسابات عالمگری تعیار رکھت میں اتفاق	۶
<b>تمام دو دفعہ</b>		حلیہ یازدهم

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز شنبہ سورہ ۱۲ جنوری ۱۹۸۸ء یوقت گیارہ بجے  
صبح نیز صدارت خانہ فہرست و رخان کا کڑ اسپکٹر بلوچستان صوبائی بال  
کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

## تلادوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتنین الحوززادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۷۳ تِلْكَ آیتُ الکِتَابِ الْمُبِينَ ۵ اَنَا اَنْزَلَتُهُ قُرْۤآنًا عَلَىٰ بَنِي اٰلِّعَلْمٰ حُمَّدٌ تَعْقِلُونَهُ  
نَنْفَعُ عَلَيْكُمْ أَحْسَنُ الْقَصْصَىٰ بِمَا اُوحِيَنَا إِلَيْكُمْ هَذِهِ الْقُرْۤآن وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ  
نَالْخَلِفَيْنِ ۶ اَرْقَالْ يُوسُفَ لِأَبِيهِ يَا بَتِ اِنِّي دَأَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ  
سَعِدِيْنَ ۷ قَالَ يَسِّيْرَ لَا تَقْصِصُ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ اِخْرَاجِكَ فَنَكِيدُ وَلَكَ كَيْدُ اِنَّ الشَّيْطَنَ  
لَسَّانَ عَدُوٍّ قَبِيْرَتَ ۵ القرآن سورہ یوسف - رکوع ۱

۱۷۴۔ یہ آیتیں میں دو فتح تکاپ کی ہئے اسکو اندازہ برقان مرنی زبان کا رتاکہ تم سمجھ لون۔ ۱۴ بیان کرتے ہیں تیرے پاس  
اچھا بیان / اس داسٹے کہ بجا ہم نے تیرے طرف یہ قرآن / اور تو تھا اس سپریٹے الیتہ سجنروں میچ چھ جس وقت کہا یوسف نماپتے  
سے رہا پس مندو بھا خواب میں گیدہ ستاروں کو اور سورج کو / اور جانکو رہیماں نے مکاپنے داسٹے سجدہ کرتے ہوئے کہا اب یہ طی مقتداہ  
نواب اپنا اپنے بھائیں کے چھروہ نبائیں کے تیرے داسٹے کچھ فریب الیتہ شیلان ہے ان ن لا صریح دشمن۔

# قراردادِ حریت

**مسٹر اسپلیکر۔** اب وزیر اعلیٰ قرارداد پیش کریں۔

**وزیر اعلیٰ۔** جناب والا! آپ کی اجازت سے میں قرارداد پیش کریا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان گورنر بلوچستان (ریٹائرڈ) جنرل محمد موسیٰ کی اہمیت کی وفات پر گھرے رخ و غم اور صدمے کا اظہار کرتا ہے ان کی وفات سے نہ صرف ان کے معزز خاندان کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے بلکہ پورا بلوچستانی معاشرہ ایک شفیق، ان ان دوست اور دیندار ہستی سے محروم ہو گیا ہے یہ ایوان دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب رحمت میں بلند ترین درجات عطا کرے اور ان کے پیمانہ گان کو یہ ہمدردہ صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی رحمت عطا کرے۔ آمین۔

**مسٹر اسپلیکر۔** قرارداد یہ ہے کہ بلوچستان اسمبلی کا یہ ایوان گورنر بلوچستان (ریٹائرڈ) جنرل محمد موسیٰ کی اہمیت کی وفات پر گھرے رخ و غم اور صدمے کا اظہار کرتا ہے ان کی وفات سے نہ صرف ان کے معزز خاندان کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے بلکہ پورا بلوچستانی معاشرہ ایک شفیق، ان ان دوست، اور دیندار ہستی سے محروم ہو گیا ہے یہ ایوان دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب رحمت میں بلند ترین درجات

عطائے کرے اور ان کے پس اندگان کو یہ صدمہ صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی ہمت عطا کرے۔ آئین۔

## مسٹر اپسیکر۔ کیا وزیر اعلیٰ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

### وزیر اعلیٰ

جناب والا! مجھے اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ آسمیں کا احکام جب پہلے دن ہوا یہ قرارداد پیش نہیں ہو سکی تھی جس کے لئے میں معززت خواہ ہوں یہ قرارداد بہت ضروری تھی ویسے تو ان فانی ہے۔ اور سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے دن متعین کیا ہے سب کو اس جہان فانی سے جانا ہے۔ لیکن جن افراد کی خدمات ہوتی ہیں ان کو یاد کیا جاتا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جنرل محمد موسیٰ جو سارے پاکستان کے لئے اور اس خطہ بلوچستان کے لئے اپک نعمت ہیں ان کے لئے مجھے موزوں الفاظ نہیں مل رہے ہیں کہ میں ان کی خدمات کو کیسے خراج تھیں پیش کروں۔ جناب والا! میں یہ بغیر میا لغے کے کہہ رہا ہوں کہ جنرل محمد موسیٰ کا گورنر ہونا صرف بلوچستان کے لئے نہیں پورے پاکستان کے لئے نعمت ہے۔ میں اس میں مبالغہ نہیں کر رہا کہ تاریخ اپنے آپ کو درستی ہے۔ اور آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ جب کبھی بھی کسی علاقے میں گورنر تعینات ہوتے ہیں، ہمیشہ گورنر باوس سائز شوں کا اڈہ رہا ہے۔ یہ صرف ہمارے واحد گورنر میں کہ بلوچستان گورنر باوس سائز شوں کا اڈہ نہیں بنایا ہے یہ امن اور سیار کا اڈہ رہا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ اس خطے کے لئے ہمارے موجودہ گورنر کی گمرا نقدر خدمات ہیں ہمارے گورنر صاحب کا فرقی بچھڑ گیا ہے جن کی رفاقت ان کے ساتھ ساتھ شامل رہی ہے ان کے لئے تو یہ ایک بہت بڑا صدمہ ہے میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ میں ایوان کے توسیط سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ قرارداد تعزیت جو اس ایوان میں پیش ہوئی اس معزز

لیوان کی طرف سے ان کو روانہ فرمائیں۔

## مسٹر اسپیکر۔ کون اور صاحب بولنا چاہتے ہیں؟

### پرنی تھی جان۔ حباب والا! ہیں گورنر صاحب کی اپیلیہ کی وفات پر بہت افسوس

ہوا ہے۔ یہ ہمارے واحد گورنر ہیں جو انگریزوں کے وقت سے ایکے سپاہی کے طور پر اُبھرے اور آج تک پاکستان کے لئے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں ان کی رفیق اور ساتھی جن کی رفاقت ان کے ساتھ سال ٹھیک سال رہی ہے وہ ان سے بچھڑ گئی ہے اس کا ان کو بڑا دکھ ہوا ہے اس کے ساتھ سارے بلوچستان کے لوگوں کو اس کا بہت افسوس ہوا ہے اور ہمیں بھی ہوا ہے۔ لیکن دوسرے پوائنٹ پر مجھے بہت افسوس ہوا ہے کہ جام صاحب نے کہا ہے جو بھسے گورنر ریاضرڈ جنرل محمد موسیٰ کے علاوہ گورنر آیا ہے تو یہ گورنر ہاؤس (سازشوں) یعنی کنسپریسی کا اڈہ رہا ہے لگر میرے والد بھی پابرج سال گورنر رہے ہیں۔ وہ زلیخ آدمیوں کو پہاڑوں سے بچے لائے ہیں انہوں نے اس موبے کے لئے گل انقدر خدمات سرانجام دی ہیں میر سعیال میں چاہ صاحب بھول گئے میں کمیرے والرنے بھی گل انقدر خدمات سرانجام دی ہیں اس لئے میرا فرض ہے، میں ان کو جواب دوں اور یہ ضروری بات تھی جس کا مجھے جواب دینا تھا۔

## مسٹر اسپیکر۔ آپ قرارداد سے متعلق ہات کریں۔

### وزیر اعلیٰ۔ حباب اسپیکر! میں نے خان قلات کے متعلق کچھ نہیں کہا ہے میں نے کہا ہے عام طور پر گورنر ہاؤس سازشی اڈہ رہا ہے میں نے لفظ عام طور پر استعمال کیا ہے

**مسٹر اسپیکر۔** یہ قرارداد تعزیت ہے آپ اس سے متعلق بات کریں جام  
صاحب کو بھی ایسی بات نہیں کرنا چاہیئے تھی۔

**پرنس یحییٰ جان۔** جی ہاں انہیں ایسی بات نہیں کرنا چاہیئے تھی اس لئے میں نے  
ان کو خراب دیا ہے۔

**مسٹر اسپیکر۔** کون اور صاحبے ہونا چاہیئے ہیں؟

**میر عبدالکریم نوشروانی۔**

جناب والا! گورنر صاحب کی اہلیہ کی وفات کا  
جو سانحہ ہوا ہے، میں اس کا بہت افسوس ہوا ہے زندگی اور ادا ن کا سالش تعالیٰ  
کی امانت ہے سب کا وقت مقرر ہے۔ کسی نے پہلے اور کسی نے بعد میں اس دنیا فانی  
سے جانا ہے اور جب حضور مصلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں نہ رہے تو ہم کیا ہیں۔ ہمارے  
موجودہ گورنر صاحب کی خدمات جوانگیزروں سے لے کر آج تک رہی ہیں ہمارے  
لئے قابل قدر ہیں انہوں نے جو کارنلے انجام دیئے، میں وہ ہمارے لئے قابل قدر  
ہیں اور ان کے کارنلے کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں ہم دعا کرتے ہیں کہ ان کی  
رفیقہ حیات اہلیہ کوہ اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں حکم دے آئیں۔

**مردار یعقوب خان ماضر۔**

جناب اسپیکر! رٹیارڈ جنرل محمد سعید گورنر جو چاہ  
جن کی رفیق حیات جدا ہوئی ہے۔ یہ بلوچستان

**وزیر آپاشی و برقيات۔**

کیلئے اور الحکمیت سانحہ ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں  
مزید مصیتوں سے چھٹکا عطا فرمائے۔ ہم سب ان کے اس دکھ درد میں پوری طرح شرک کے  
ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں مرحومہ کو اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگا دے۔ آمین۔

**مسٹر اسپیکر۔** آخر میں ان کے لئے میں بھی کچھ کہنا مناسب سمجھوں گا۔ معزز ارکین  
جزل رظیائی، محمد موسیٰ صاحب ہمارے صوبہ کے گورنر اور آئینی سربراہ ہیں۔ تاہم اس  
لیوان کا ہر کن جانتا ہے کہ اس آئینی عہدہ سے ہٹ کر ان کی حیثیت ہمارے لئے ایک شفیق  
بزرگ کی ہے اور اس لحاظ سے وہ ہم سب کے لئے قابل احترام ہیں اور عقیدت کا  
مرکز ہیں۔ اب بلوچستان کو اس بات پر فخر ہے کہ خباب گورنر صاحب نے ایک عالم جوان  
کی حیثیت فوج میں شمولیت اختیار کی اور انہوں نے انتہائی مشقت اور سختیوں کا دور گزار  
لیکن اس کے ساتھ وہ پوری محنت اور استقامت سے آگے بڑھتے رہے۔ اس صبر  
آزمادور میں ان کی الہیہ مرحومہ ان کے لئے تقویت حوصلے اور اعتماد کا ذریعہ ثابت  
ہوئیں وہ ایک صابر و شاکر خدا ترس سادہ مزاج اور دنیارخاتون تھیں۔ اپنی زندگی میں  
بلند ترین درجات حاصل ہونے کے باوجود ان کے یہ اوصاف برقرار رہے انہوں نے پورے  
سال سکے اپنے شوہر کی رفاقت کا حق ادا کیا ان کی وفات یقیناً پورے بلوچستان ملک  
پورے پاکستانی معاشرے کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَا بُغُونَ۔  
اب میں مولوی صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں  
(دعائے مغفرت کی گئی)

# وَقْفَهُ سَوَالات

مہسٹر اسپیکر - اب وقفہ سوالات ہو گا۔ متعلقہ کرن اپنا سوال دریافت فرمائیں۔

## بندوں کے، میر عبید الرحمن نو شیر وانی -

کیا ذریعہ تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) بلوچستان میں تعلیمی اداروں کی کل تعداد کتنی ہے۔ تمام پرا امری مٹل اور ہائی اسکولوں اور کالجوں کے لئے ۸۷ - ۱۹۸۶ء اور ۸۸ - ۱۹۸۷ء کیلئے سالانہ تنافسی فنڈ مختص کیا گیا ہے۔  
 (ب) سال ۸۷ - ۱۹۸۶ء میں سکولوں اور کالجوں کے لئے مختص کردہ فنڈ میں سے کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

## مس پری گل آغا۔ ونیر تعلیم -

(الف) بلوچستان میں پرا امری، مٹل، ہائی اسکولوں اور کالجوں کی تعداد بالترتیب ۶۵، ۳۲، ۰، ۳۲۶۳، ۲۱۳، ۱۵۱، ۲۸، ہے اور ان اسکولوں اور کالجوں کے لئے ۸ - ۱۹۸۶ء میں سے ۶۲، کروڑ ایک لاملا کھڑے چھوہزار چھوہ سو بیس روپے اور ۸۸ - ۱۹۸۷ء میں سے ۸۸، کروڑ دنوے لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔  
 (ب) سال ۸۷ - ۱۹۸۶ء میں ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کے اخراجات ۳۴، کروڑ ایک لاکھ چھوہزار چھوہ سو بیس روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

### میر عبید الکرہ کم نو شیر وانی۔ (ضمنی سوال) حباب والا! چونٹھے کروڑ ایک لاکھ

چھ مہزار چھ سو بیس روپے جبکہ اکاون کروڑ تھہر لاکھ چارہ ہزار پانچ سو بیس روپے جیسا کہ وزیر تعلیم نے اپنے جواب میں بتلیا کہ ۱۹۸۶-۸۷ء میں اور باقی رقم بارہ کروڑ اٹھائیں لاکھ دو ہزار روپے کھاں اور کن کاموں میں خرچ کیے ہیں۔ اس کی وضاحت فرمائیں؟

### مس پری گل آغا۔

حباب اسپیکر! جیسے دوسرا سوال ہے۔ اس میں اس

کا جواب دیا گیا ہے جس میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

حباب والا! جو رقم ہمیں دی گئی ہے۔ یعنی چونٹھے کروڑ

ایک لاکھ چھ مہزار چھ سو بیس روپے کی رقم خرچ کی گئی ہے۔

### میر عبید الکرہ کم نو شیر وانی۔

حباب والا! باقی جو رقم ہے وہ کن کن کاموں پر خرچ کئے گئے ہیں؟

### مسٹر اسپیکر۔

وزیر صاحب نے ابھی فرمادیا ہے کہ اگلے سوال میں اس سوال کی وضاحت موجود ہے۔

### میر عبید الکرہ کم نو شیر وانی۔

حباب والا! اگلے سوال کا جواب آپ پڑھ کر ایوان میں سنائیں تاکہ ایوان مطمئن ہو۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا! اگلے سوال کی باری آنے دین آپ کو اس کی تفصیل  
دے دوں گی۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ نو شیر وانی صاحب کو ملئش کریں۔ اگلا سوال بھی  
نو شیر وانی صاحب کا ہے۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا! جواب میں تفصیل موجود ہے اس پر کوئی ضمیم  
سوال بلوچھیں تو بہتر ہے۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی۔ جناب والا! پہلے وہ اس سوال کو مفصل پڑھ  
میں اس کے بعد ہم ضمیم سوال کر سکتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ میں پری گل آغا! آپ اس سوال کو پہلے پڑھ لیں تو بہتر ہے۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی۔ جناب والا! ان سے پڑھنے میں غلطی ہوئی ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ غلطی تو آپ سے بھی ہو سکتی ہے۔ پہلے وہ پڑھ لیں۔ پھر آپ  
ضمیم سوال کریں۔

نڈ کے ۶۰ میر عبدالکریم نو شیر وانی۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع۔

فرائیں کے کے

(الف) سال ۱۹۸۵-۸۶ تا ۱۹۸۷-۸۸ میں مختلف اضلاع کے گورنمنٹ پر ائم' سکولوں، مڈل، بائی اور کالج کی سطح پر کتنا فنڈ دیا گیا ہے۔ نیز پرائیوریٹ تعلیمی اداروں کو دینے لئے فنڈ کی تفصیل سے بھی کاگاہ کیا جائے۔

(ب) سرکاری اور پرائیوریٹ تعلیمی اداروں مہیا کئے گئے ایم-پی۔ اے فنڈ کی تفصیل دی جائے۔

### وزیرِ تعلیم۔

(الف) سال ۱۹۸۵-۸۶ تا ۱۹۸۷-۸۸ میں مختلف اضلاع گورنمنٹ پر ائم'، مڈل بائی سکولوں اور کالج کی تعمیرات اور بہتری کے لئے ڈسٹرکٹ سطح پر دینے کے فنڈز کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	سال ۱۹۸۵-۸۶	سال ۱۹۸۶-۸۷	سال ۱۹۸۷-۸۸
۱	کوئٹہ	۳۱،۲۹۵	۱۵،۸۶۹	۱۵،۸۶۹
۲	شہین	۲۰۹۰۱	۱۳۰۳۱۵	۱۳۰۳۱۵
۳	لوارالانی	۲۲۰۳۶	۱۳۰۷۵۳	۱۳۰۷۵۳
۴	ژوب	۳۰۹۵۹	۱۰۳۱۹	۱۰۳۱۹
۵	چانی	۱۰۳۶۱	۱۰۵۵۰	۱۰۵۵۰
۶	سیئی	۲۲۰۳۹۶	۲۰۴۲۱	۲۰۴۲۱
۷	لفیرتہار	۳۰۶۶۱	۲۰۲۱۵	۲۰۲۱۵
۸	چکھی	۶۰۹۹۲	۲۰۰۲۶	۲۰۰۲۶
۹	قلات	۸۰۳۹۸	۲۰۸۵۹	۲۰۸۵۹
۱۰	خندار	۳۰۶۳۵	۳۰۰۶۳	۳۰۰۶۳

نمبر شمار	نام ضلع	سال ۱۹۸۵-۸۶	سال ۱۹۸۴-۸۵	سال ۱۹۸۳-۸۴
۱۱	خاران	۱۰۸۹۲	۱۰۳۰۳	۶
۱۲	بیله	۱۰۶۳۲	۲۰۰۵۶	۶
۱۳	تریت	۳۰۱۳۳	۳۰۵۶۲	۶
۱۴	پنجگور	۰۰۵۹۵	۱۰۰۵۳	۶
۱۵	گوادر	۱۰۹۵۱	۰۰۶۰۰	۶
۱۶	ڈرہ بھٹی	۲۰۳۵۳	۲۰۳۵۳	۶
۱۷	کھلو	۳۰۳۰۰		۶

مالی سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۶ء میں مختلف اضلاع کے گورنمنٹ پر اگری، ٹیل، اور ہائی سکولوں کی سطح پر جاری کئے گئے غیر ترقیاتی فنڈ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پر امیری دہل سکولز، ترقیاتی فنڈ ۱۹۸۴-۸۵ء  
۱۹۸۴-۸۵ء ..... و ۰۰۰ روپے

ماني سکونز و ميل سکولز غير ترتیبی فنڈ  
۱۶۴۱۶۲۰۰۰ ۲۶۷۱-۹۳۰۰۰

۸۶- ۱۹۸۵ء میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو مبلغ (۳) چار کروڑ پیس لاکھ روپے  
اور ۸۷- ۱۹۸۶ء میں آٹھ کروڑ تین لاکھ روپے مہیا کئے گئے۔

## غیر ترقیاتی فنڈ برائے غیر سکاری سکول

280

- |    |                        |
|----|------------------------|
| ۱- | تعمیر نوپلک کالج کوئٹہ |
| ۲- | تعمیر نوپلک سکول کوئٹہ |
| ۳- | ہیلپر ہائی سکول کوئٹہ  |

## غیر قریبیتے نند براۓ غیر من کاری سکول

۱۹۸۵-۸۶

۱۰۰۰ رواں	اہابیل موسسہ پر سکول کوئٹہ	۴
۳۰۰۰ دا	پبلک سکول خفدار	۵
۱۰۰۰ دا	پبلک سکول سبی	۶
۱۰۲۵ دا	لعمیر فو پبلک پرمئری سکول کوئٹہ	۷
۵۵ رواں	جامعہ فیریہ مسٹونگ	۸
۱۰۲۷ دا	اسلامیات پنجز ان شتریز سکول	۹
۳۵ دا	اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ بیداری درکشاپ	۱۰
۱۰۰ دا	سینکڑیٹ ہارت گرلنگ ہائی سکول کوئٹہ	۱۱
۱۰۴ دا	سینٹ مائیکل ہائی سکول کوئٹہ	۱۲
۱۰۵ دا	کوئٹہ پبلک سکول کوئٹہ	۱۳
۲۰۰۰ دا	پبلک سکول تربت	۱۴
۵۰۰ دا	پاکستان چلڈرن ایکٹنڈیمی	۱۵
۵ دا	پاکستان بلائیٹنڈ ایسوی ایشن	۱۶
۱۰۲۵ دا	سینٹ جوزف کالونٹ گرلنگ ہائی سکول کوئٹہ	۱۷
۲۰۰ دا	سینٹ فرانسیس گرامئر سکول کوئٹہ	۱۸
۲۵۰ دا	مسلم ماذل پرمئری سکول چنچانگ کوئٹہ	۱۹
۳۰۰ دا	ڈیفت اینڈ ڈم سکول کوئٹہ	۲۰
۳۰۰،۵۰ دا	اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ	۲۱
۱۰۹۵ دا	اسلامیہ گرلنگ ہائی سکول کوئٹہ	۲۲
۱۰۰۰ دا	اسلامیہ پبلک سکول کوئٹہ	۲۳

## غیر ترقیاتی فنڈ برائے غیر سہ کاری سکول

۱۹۸۵-۸۶

۱۱۰۰/-	سینٹ شریفہ گرلنگ ہائی سکول کوئٹہ	۲۳
۱۰۰۰/-	فاطمہ خیاں گرلنگ ہائی سکول کوئٹہ	۲۵
۱۰۰۰/-	پبلک سکول لورالانی	۲۶
۳۵۰/-	اپچ - آر اپچ سکول گوادر	۲۶
۳۰۰/-	ناز درس جاہ پرانگی سکول کوئٹہ	۲۸
۵۰۰/-	پرانگی نڈل سکول کوئٹہ	۲۹
۴۰۰/-	گرانشہل فاکس سکول صادق شہید پارک کوئٹہ	۳۰
۱۰۰۰/-	نیشنل فاؤنڈیشن پبلک گرامر سکول مستونگ	۳۱
۵۰۰۰/-	اسد پبلک سکول ژوب	۳۲
۱۰۰۰/-	مدرسہ اطفال بلوچستان سی - جی۔ ایس کالونی کوئٹہ	۳۳
۳۵۰۰/-	لٹل انگلش پرانگی سکول کوئٹہ	۳۴
۵۰۰/-	تحمیر ملت سکول تربت	۳۵
۲۵۰۰/-	چیندران گامڈان پرانگی سکول کوئٹہ	۳۶
۵۰۰۰/-	سینٹ میری دالی - لیم - پی - اے پرانگی سکول کوئٹہ	۳۷
۲۰۰۰/-	سینٹ مائیکل ہائی سکول کوئٹہ	۳۸
<u>۱۹۸۶-۸۷</u>	غیر ترقیاتی فنڈ برائے غیر سہ کاری سکول	
۳۰۰۰/-	۱۔ ہبیپر ہائی سکول کوئٹہ	
۳۰۵۰۰/-	۲۔ اسلامیہ بوائز ہائی سکول کوئٹہ	
۱۹۵۰۰/-	۳۔ اسلامیہ گرلنگ ہائی سکول کوئٹہ	
۱۰۰۰۰/-	۴۔ اسلامیہ پبلک ہائی سکول کوئٹہ	
۱۴۰۰۰/-	۵۔ سینٹ مائیکل ہائی اسکول کوئٹہ	

## غیر ترقیاتی فنڈ برائے غیر کاری سکول

۱۹۸۴ - ۸۶

۱۲۵...	کوئٹہ پبلک سکول کوئٹہ
۱۰...	پاکستان ایسوسی ایشن بلینڈ کوئٹہ
۳۵۰...	تعیر نو پبلک کالج کوئٹہ
۳۰0...	تعیر نو پبلک ہائی سکول کوئٹہ
۱۲۵...	تعیر نو پبلک پر امری سکول کوئٹہ
۱۵۰...	سکریٹ پارٹ گرلنری ہائی سکول کوئٹہ
۱۶۰...	ڈویشنس پبلک سکول سبی
۳۰...	ڈیف انڈ ڈم ویلفیئر سوسائٹی کوئٹہ
۳۰0...	سینٹ فرانس گرلنری سکول کوئٹہ
۱۲۷...	سنیٹر نیرہ گرلنری ہائی سکول کوئٹہ
۲۲۵...	سینٹ جوزف کانوںڈ گرلنری ہائی سکول کوئٹہ
۲۵...	ملک ماذل پر امری سکول چین پھانک کوئٹہ
۱۸۰...	ابابیل ماذسٹری ہائی سکول کوئٹہ
۵۰...	قاسمیہ پر امری سرکی روڈ کوئٹہ
۵۵...	جامعہ نصیریہ مستونگ
۱۲۷,۰۰۰	اسلامیہ شپر زان مشینٹری سکول
۳۵..	اسلامیہ بوانش ہائی سکول کوئٹہ برلن درکشاپ
۸0...	ڈویشنس پبلک سکول سبی
۲۵...	بیشنل پبلک سکول مستونگ
۱۲۲,۰۰۰/-	فاطمہ بنجاح گرلنری ہائی سکول کوئٹہ

►19A4-A4

غیر ترقیاتی فنڈ براڈ نیشنل کاری سکولز

۱۰۰,۰۰۰/-	اسد پبلک سکول ثروب
۲۰۰,۰۰۰/-	پبلک سکول خفندار
۳۰۰,۰۰۰/-	پبلک سکول لورالان
۴۰۰,۰۰۰/-	پبلک سکول تربت
۵۰۰,۰۰۰/-	ایچ آر ایچ پر انگری سکول قادر
۶۰۰,۰۰۰/-	نازدرس جاہ سکول کوئٹہ
۷۰۰,۰۰۰/-	اپوا گر لز مل سکول کوئٹہ
۸۰۰,۰۰۰/-	مدرس اطفال بلوچستان سی جی ایس کالفن کوئٹہ
۹۰۰,۰۰۰/-	مل انجمن پر انگری سکول کوئٹہ
۱۰۰,۰۰۰/-	تعمرہ ملت تربت سکول تربت
۱۱۰,۰۰۰/-	چلڈرن گارڈن پر انگری سکول کوئٹہ
۱۲۰,۰۰۰/-	سینٹ سیرینیڈ الی ایم سی پر انگری سکول کوئٹہ
۱۳۰,۰۰۰/-	گرینڈ مل فاکس پر انگری سکول کوئٹہ
۱۴۰,۰۰۰/-	اسلامیہ ہائی اسکول کوئٹہ

ب، پرائیوٹ تعلیمی اداروں کو ایک ہے۔ اسے فنڈر سے دی گئی رقمات کی تفصیل حسب

ذیل میں ۱۹۸۵-۸۴-

میر عید الکریم نوشیروانی - جناب والا! آپ اجازت دیں تو میں صفحی سوال پوچھوں ۔؟

**مہر اسپیکر۔ فرمائیں۔**

جناب والا! ایسے پر ایئوریٹ اسکول میں جنہیں ایک سال میں ہزاروں لاکھوں اور کھڑوں روپے دینے لگتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ — بلوچستان میں اور بھی تو اسکول ہیں۔ ؟

## وزیر تعلیم

**وزیر تعلیم** - خباب والا جہاں پر جن اسکولوں کو جتنی بھی مالی امداد کی فضولت ہوتی ہے اس کے مطابق انہیں رقم دی جاتی ہیں۔ بارے لئے بلوچستان کے تمام اسکول نامہ برائی میں ہماری یہ خواہش اور کوشش ہے کہ جہاں کہیں بھی بیشی ہوا نہیں پورا کیا جائے۔ تاکہ ان کا کوئی مسئلہ نہ رہے۔

## میر عبدالکریم نو شہزادی

**میر عبدالکریم نو شہزادی** - جناب اسپیکر انہوں نے فرمایا ہے کہ اکاؤن کرڈ ٹھہر لائے چارہ ہزار پانچ سو بیس روپے خرچ کئے ہیں۔ باقی رقم بارہ کروڑ اٹھائیں لائے دوہزار ایک سو روپے کیا وہ تباہ کی ہے کہ وہ کون کاموں پر خرچ ہوئے ہیں؟

**وزیر تعلیم** - یہ ان کا پرانا حساب کتاب ہے ان کو پہلے سے گرانٹ دی جاتی ہے وہ تعلیمی ادارے جو عکمہ ابجوکشن کے پاس رجسٹرڈ ہوتے ہیں ان کو گرانٹ دی جاتی ہے۔

**مسٹر اسپیکر** - لیکن صوبائی حکومت کا کوئی پیمانہ یا شرائط ہوں گی جنہیں مقرر کر کے وہ گرانٹ دیتی ہوگی۔

**وزیر تعلیم** - خباب اسپیکر! ان کے پرائبینز کو دیکھا جاتا ہے اور ان کے مطابق ان کی مدد کی جاتی ہے یہ ہمارا فرض بھی ہے۔

**مسٹر اسپیکر** - ان کی ایک فہرست ہوگی ورنہ ایسے اسکول بھی ہوں گے جن کا

معیار اچھا نہیں ہوگا کسمیں روٹ کے نہیں ہوں گے لیکن وہ فنڈز لیتے ہوں گے۔ کیا حکومت کی پالیسی نہیں ہے کہ معیار کو دیکھے؟

وزیر تعلیم - حباب والا! جہاں پکے نہیں ہوتے وہاں فنڈز نہیں دئے جاتے بہر حال انہوں نے اسکولوں کا پوچھا ہے جواب انکو تابدیا گیا ہے۔

میر عبید الکریم نو شیرروانی - حباب اسپیکر! آپ دیکھیں تغیر نو اسکول کو سال میں دو مرتبہ فنڈ دینے گئے اسکی کیا وجہ ہے؟

وزیر تعلیم - حباب اسپیکر! اسکی وجہ یہ ہے کہ اس وقت وہاں پر بچوں کی اتنی نیادیہ تعداد ہے آپ تغیر نو اسکول کو جا کر دیکھیں ان کے اتنے متعدد سائل ہیں ان کو کتابوں کی اور دینگیں اضافہ کی ضرورت ہوتی ہے.....

میر عبید الکریم نو شیرروانی - اگر ان کے متعدد سائل ہیں تو کیا اس وقت بلوچستان میں صحیح معنوں میں صرف کوئی میں اسکول ہیں جناب والا! والوں کو بھی اسکولوں کا حق ہے.....

میر اسپیکر - آپ بیٹھ جائیں بعد میں اپنا سوال کریں۔ آپ خود سوال کرتے ہیں لیکن جواب تو پہلے سنیں۔

وزیر اعلیٰ - حباب اسپیکر! باہر بھی ہمارے اسکول ہونے چاہیں۔ تغیر نو اسکول بھی تو ایجوکیشن کا ہے۔ ایسی کون سی بات ہے۔

**مسٹر اسپیکر۔** لیکن وہ کہتے ہیں ایسے ادارے ہیں جن کو دو مرتبہ فنڈز دیتے گئے ۔

**وزیر تعلیم۔** حباب والا! ایسی کون سی بات ہے ایسے تعلیمی ادارے ہیں جن کی مدد کی جائے ۔

**میر عبدالکریم نوشیروانی۔** حباب والا! یہ فہرست جوہ میر سامنے پڑی ہے اسکے مطابق کوئی کے ہائی اسکول اور کالج فنڈز دیتے گئے ہیں۔ وزیر متعلقہ تبلیغی کر آپنے ان کو کیا دیل ہے؟

**وزیر تعلیم۔** حباب اسپیکر! باہر کے اسکولوں کو باقاعدہ کیا جائے اور عکمہ تعلیم کی شرائط کے مطابق ان کو حسٹرڈ کروایا جائے تو فنڈ ملے گا۔

**مسٹر اسپیکر۔** انہوں نے پرائیویٹ اسکولوں کے بارے میں پوچھا ہے۔

**وزیر تعلیم۔** حباب والا! اگر کوئی پرائیویٹ اسکول حسٹرڈ ہے تو ملے گا۔ یونکہ وہ بھی توہہارے اپنے اسکول ہیں ہم ضرور ان کی مدد کریں گے۔

**میر عبدالکریم نوشیروانی۔** حباب اسپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں سوپری گل آغا صاحب سے صرف اتنی گزارش کروں گا۔ کہ کہ وزردار پرے صرف

کوئی کسے اسکولوں کو کیوں بار بار دیتے گئے ۔ ؟ جیکہ ان کم اسکولوں کو ہر چیز مہیا ہے۔ اگر آپ تعلیم کو بلوچستان میں فروع دینا چاہتے ہیں تو باقی افلاع کے اسکولوں کو بھی فنڈ زدیں۔ خباب والا ! باقی افلاع کو بالکل کم دیا گیا ہے۔

**وَنِّيْمَهُ تَعْلِيْمَ** خباب اسپیکر : انہوں نے ہم سے پرائیویٹ اسکولوں کے بارے میں پوچھا ہے لہذا جو پرائیویٹ اسکول محکمہ ایجوکیشن کے ہاں حبڑ ہوتے ہیں ان کو فنڈ دیا جاتا ہے۔

**میر عبد اللہ ریم نوشیر وانی** ۔ کیا پرائیویٹ اسکول کا حق نہیں ہے؟

**مسٹر اسپیکر** ۔ نوشیر وانی صاحب آپ ذرا بیٹھ جائیں اور اسپیکر کے اجازت نیکر بات کریں۔ میں کیسے فنڈ دے سکتا ہوں؟

**میر عبد اللہ ریم نوشیر وانی** ۔ تھینک یوسر۔ تاہم میں اس جواب سے مطمئن نہیں

ہو۔

**مسٹر اسپیکر** ۔ اس کے لئے آپ بیٹھ اجلاس میں اعتراض کریں جب بھٹک اجلاس ہو گا تو اس معاملہ پر اپنے خیالات کا انہصار کریں۔

**میر عبد اللہ ریم نوشیر وانی** ۔ خباب اسپیکر ! یعنی پوچھا تھا کہ بارہ کروڑ دولاکھ چھ سو کی اماونٹ کہاں خرچ کئے گئے۔ یعنی اسکی اماونٹ کا پوچھا ہے۔

**پرنس سیکی جان بلوج**۔ خباب والا! اگر کوئٹہ کو زیادہ بیجا تا ہے تو وہ صرف اس لئے کہ یہاں کے ایم این اے اور سینیٹر صاحبان مثلاً آبادان صاحب جنہوں نے کا نونٹ اسکوں کے لئے اپنے فنڈ سے رقم دی یادو سے تیرے صاحبان میں انہوں نے اپنے فنڈز سے بیسے بیسے۔ اسی طرح آپچے پاس فنڈز میں آپ بھی خاران کے لئے دیریں۔ ان ایم پی اے ایم این اے اور سینیٹر صاحبان کے پاس گنجائش ہوتی ہے ان کا انٹرست ہوتا ہے اس لئے وہ ان تعلیمی اداروں کو فنڈز دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئٹہ بلوچستان کا دارالحکومت ہے ورنہ ایسی بات نہیں کہ میں وزیر تعلیم کی طرف داری کر رہا ہوں کوئٹہ کی گلیاں بن رہی ہیں اور دیگر کام ہوتے ہے ہیں یہ ان حضرات کے فنڈز سے ہوتے ہیں اب ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ قلات کی گلیاں کیوں پکی نہیں ہو رہیں ہیں اس لئے کہ یہاں کے سینیٹرز اور ایم این اے وغیرہ اپنے فنڈ سے پکا کر رہے ہیں۔

**ہسٹر اسٹریکر**۔ یہ بات مس پری گل کو چاہئے کہ اپنے جواب میں کہیں۔

**پرنس سیکی جان بلوج**۔ میں ان کی طرف داری کر رہا ہوں۔

**میر عبدالگفر یکم نوشیروانی**۔ جب آپ کا سوال ہوتا آپ مہربانی کے ان کی طرف داری کریں۔ خباب والا! کوئٹہ بلوچستان کا کیسٹل ہے یہ درست ہے لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ باہر لوگ اسکوں کی بلند نگوں کے لئے ترس رہے ہیں کیا وہ بلوچستان کا حصہ نہیں ہیں۔ کیا ان کا حق نہیں بتا۔؟

## وزیر تعلیم

**وزیر تعلیم** - جناب اسپیکر جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کرچکی ہوں انہوں نے پرائیویٹ اسکولوں کے بارے میں پوچھا ہے اگر ان کے خاران میں کوئی پرائیویٹ اسکول ہے اور وہ حکومت کے پاس رجسٹرڈ ہے تو ان کا حق بتاہے الی کوئی بت نہیں۔

## میر عبد اللہ یم نو شیر وانی

**میر عبد اللہ یم نو شیر وانی** - جناب اسپیکر پرائیویٹ اسکول باہر بھی تو کھل سکتے

ہیں صرف کوئی نہیں کھل سکتے۔

## وزیر تعلیم

یہ میں نے تھوڑی کھولے ہیں؟ میرے ذائق تو نہیں۔

## مسٹر اسپیکر

**مسٹر اسپیکر** - نو شیر وانی صاحب! دیسے تو پرائیویٹ اسکول باہر بھی ہیں تربت میں ہے اور جگہوں میں بہت پبلک اسکول کھلے ہیں۔

## وزیر تعلیم

**وزیر تعلیم** - یہ اگر میں نے کھولے ہیں توہ بات ہے۔ جناب والا! اس میں گورنمنٹ کا کیا قصور ہے۔ (مدراختیں) ..... میرا کیا ہے۔۔۔۔۔

## مسٹر اسپیکر

**مسٹر اسپیکر** - میر عبد اللہ یم نو شیر وانی صاحب آپ بیٹھ جائیں میرا بانی کو کے اس کو معاملہ چھوڑ دیں۔

## میر عبد اللہ یم نو شیر وانی

**میر عبد اللہ یم نو شیر وانی** - جناب والا! کوئی نہیں پرائیویٹ اسکولوں کو

بزنس بنا یا گیا ہے۔ اگر بزنس کے لئے اسکول کھوئے گئے ہیں تو ان کو فنڈ نہ دیا جائے۔

**مسٹر اسپیکر۔** عرف یہ ہے کہ حکومت کو پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے بارے میں پالیسی بنانی چاہیئے کہ ان کی کیسے مدد کی جائے۔

**حاجی ملک محمد لوسف اچھری۔** (ضمی سوال) جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے یہ خرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی یہ وضاحت ہو چکی ہے کہ گورنمنٹ پاکی کے تحت رول ایریاں میں نہ یادہ توجہ دینی چاہیئے ہمارے معزز اقلیتی امور کے ایم پی اے صاحبان اور خواتین یہاں بلوچستان کی سطح میں منتخب ہو کر آئے ہیں یعنی آباد ان صاحب، پیغمبر مسیح صاحب اور احسن داس بھگت صاحب یا خواتین کی نمائشگی بلوچستان کی سطح پر ہوئی ہے شہری سطح پر نہیں ہے ان کے فنڈز صوبائی سطح پر ہیں اور زیادہ تر رول ایریاں کے لئے خرچ کرنا چاہیئے۔ جہاں تک انہوں نے کہا تو واقعی آپ ملاحظہ فرمائیں پرائیویٹ اداروں کو تین مرتبہ بھی دیا گیا ہے۔ دو مرتبہ بھی فنڈ دیا گیا ہے۔ - جناب اسپیکر! گورنمنٹ کے فنڈز اس مقصد کے لئے نہیں کہ آپ اپنی مرضی سے دیتے جائیں۔ بلکہ آپ کے اپنے علاقے ہیں مثلاً باہر جا کر ملاحظہ فرمائیں تو آپ کے پرائمری اور مڈل ہیں جہاں آپ کے پچھے دھوپ میں بیٹھتے ہیں ان کے ہاں مدد نہیں۔ سائنس یا بارٹری نہیں استاف نہیں ہے کالج ناکھل ہیں۔ جبکہ پرائیویٹ اداروں پر آپ اتنا خرچ کرتے ہیں۔۔۔۔۔

**مسٹر ناصر علی بلوجہ۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! کیا یہ ضمی سوال

ہے یا معزز رکن تقریر کر رہے ہیں؟ -

**مُسٹر اسپیکر۔** ملک صاحب آپنے تقریر شروع کر دی ہے۔ ؟

**ملک محمد یوسف اچھنگی۔** جناب اسپیکر! میں عمرن کروں گا یہ کوئی پاؤںٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ آپ ایک سیکھی کا تعین کریں تو اسی سیشن میں اپنی روپورٹ پیش کرے کہ اس صحن میں حکومت کی کیا پالیسی ہونا چاہیے۔

**میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر! میں نے صرف یہ گزارش کی تھی کہ مجھے یہ بارہ لاکھ انجائیں ہزار ایک سور و پے کا حساب پیش کریں کہ یہ کہاں خرچ ہونے ہیں؟ مجھے اس کا جواب چاہیے۔

**وزیر تعلیم۔** میرے بھیا انشاد اللہ کل یا پرسوں کی احکام میں اس کا تفصیلی جواب دیدیا جائے گا کہ یہ بارہ کروڑ کہاں گئے۔ (عافلت) جناب اسپیکر! یہ سوال کیا کرتے ہیں اور پھر جواب کیا مانگتے ہیں؟ -

**مُسٹر اسپیکر۔** کیا آپ اس کا جواب دیں گی؟

**وزیر تعلیم۔** جی ہاں میں بالکل اس کا جواب دوں گی۔ اس کا جواب پرسوں ان کی ٹیبل پر رکھا ہو گا۔

**وَنْمِرَ اَعْلَىٰ** - جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں اس کی وضاحت کروں گا کہ یہ بارہ کروڑ کہیں بھی نہیں تھے ان کو ٹیچرز کا تعین کرنا تھا جیسا کہ جناب جانتے ہیں کہ بلوچستان میں مقامی اساتذہ دستیاب نہیں ہیں لہذا تعینات نہیں ہو سکتے تھے تاہم حکومت کی پیدی کو شش ہے کہ اول تو مفت اور پر ہمیں اساتذہ مل جائیں ورنہ اگر یہ باوس حکومت کو اجازت دیگا تو باہر جو اسکولز کو لوے جائے ہیں ان میں دیگر علاقوں سے ٹیچرز تعینات کئے جائیں تاکہ بارے یہ نئے اسکولز مکونڈ نہ ہوں —

**میر عبد الکریم نوشیروانی** - جناب اسپیکر! میں نے المؤٹٹ کے بارے میں پوچھا ہے کہ یہ بارہ کروڑ ۱ سٹاٹس لائک کہاں خرچ ہوتے؟ —

**وَنْمِرَ اَعْلَىٰ** - جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے کچھ کہنا چاہتا ہوں — جناب والا! چونکہ ٹیچرز دستیاب نہیں تھے لہذا یہ بارہ کروڑ خرچ نہ ہو سکے جناب اسپیکر! اگر آپ یہ پوری فہرست دیکھیں گے تو آپ کو بتہ چلے گا کہ پرائیویٹ اسکولز خصدار تربت اور ذوب میں بھی آپ کو ملیں گے اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی فرد باہر یا کہیں بھی پرائیویٹ اسکول کھولنا چاہے تو میں سمجھتا ہوں حکومت کو اس سلسلے میں بدل سے کام نہیں لینا چاہیئے اگر نوشیروانی صاحب بھی خاران میں پیلک اسکول کھو لے چاہتے ہوں تو انتشار اللہ دہان پر ان کی مدد کی جائے گی۔

**میر عبدالکریم خان لوشیر وانی**۔ حباب اسپیکر ما یہاں تربت ژوب اور  
خپدار میں پلک اسکول لکھا ہوا ہے۔

**وزیر اعلیٰ**۔ حباب والا یہ پلک اسکول ہے۔

**مسٹر اسپیکر**۔ اگلسوال۔

**نمبر ۶۹۸، میر عبدالکریم خان لوشیر وانی**۔

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۱۹۸۵ء اور ۱۹۸۶ء کے دوران تھرڈ ایجوکیشن پرسو جیکٹ کو صوبائی / وفاقی حکومت سے کس قدر فنڈ دیا گیا ہے اور یہ فنڈ کن کن تحصیل / اضلاع میں کن تعلیمی کاموں پر خرچ کیا گیا ہے۔

(ب) اس وقت تھرڈ ایجوکیشن کا علمہ آفیسر / اہلکار کی تعینات کتنی ہے نیز ڈگری یا فتح افراد کے نام لوکل / ڈویائل ہونے کی تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر تعلیم**۔

(الف) ۱۹۸۴ء اور ۱۹۸۵ء کے دوران تین کروڑ باسٹھ لامک روپے شامل  
ایمپی۔ اے۔ ایم۔ این۔ اے وسیلہ فنڈ امپردمنٹ آف کا لجز تھرڈ ایجوکیشن پرسو جیکٹ  
کو دیا گیا جو مندرجہ ذیل اضلاع میں ترقیاتی پروگراموں پر خرچ کیا گیا۔ کوئی پیش  
ژوب۔ لورالان۔ سبی۔ پچھی۔ نفیر آباد۔ کوہلو۔ ڈیرہ بیگٹ۔ قلات۔ خپدار۔ سبیدہ۔

خاران۔ تربت۔ پنجگورہ۔ گوادر۔

(ب) اس وقت امپر و منٹ آف کا بجز (نھرڈا یا جو کمیشن پرو جیکٹ) کا ٹینکنیکل عملہ اور آفسرز اور رے سات اہلکاروں پر مشتمل ہے۔ ڈگری یافتہ افراد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ کمزل مشتاق علی      ب۔ ای (رسول)      بلوچستان کا ڈو سیائل ہے۔

پرو جیکٹ ڈائریکٹر      فیلو آئی۔ ای رپاک)

۲۔ مسٹر ارشد سعید شاہ      ب۔ ای (رسول)      " " "

سینٹر انجینئر

۳۔ شیخ عبد الرؤوف۔

ایڈ منٹریٹر را کاؤنٹر آف آفسرز۔ اے      بلوچستان کا ڈو سیائل ہے۔

۴۔ مسٹر کنیا تھ داس، اسٹٹٹ بی۔ اے      " " "

۵۔ مسٹر محمد اکبر، اسٹٹٹ بی۔ اے      " " "

### فہرستِ عملہ

<u>نمبر شار</u>	<u>آفسرز/ اہلکار کا نام</u>	<u>عہدہ</u>	<u>تعلیم، گریڈ اور تحریر</u>	<u>لوكل ڈو سیائل</u>
۱	کمزل مشتاق علی	پرو جیکٹ ڈائریکٹر	ب۔ ای (رسول) ۲۰	ڈو سیائل
۲	مسٹر ارشد سعید شاہ	سینٹر انجینئر	ب۔ ای (رسول) ۱۹	" " "
۳	مسٹر شاہ محمود	ایس ڈی او	ڈپلومہ رسول	" " "
۴	مسٹر ندیم احمد	" " "	" " "	" " "
۵	مسٹر محمد ارشد	" " "	" " "	" " "

"	مسٹر جاوید نواب	سب اجنبیز ڈپوہم (لیکٹرک) " سب اجنبیز	۶
"	مسٹر تو قیر جیاس	" " سول " "	۷
"	مسٹر طارق محمود	" " " "	۸
"	مسٹر محمد احمد	" " " "	۹

### دفتری عملہ

ڈویسیاں	اٹیمن اور اکاؤنٹس آفیسر	شیخ عبدالرؤف	۱.
"	سینٹ گرگرافر	مسٹر محمد الیاس	۲.
لوکل	اسٹنٹ اکاؤنٹنٹ میٹرک " " " "	مسٹر عالم خان	۳.
ڈویسیاں	اسٹنٹ بی۔ے " " " "	مسٹر کنیا تھہ داس	۴.

### ٹیکنیکل سافٹ

میٹرک ۵	جونیئر ملک	مسٹر محمد اعجاز	۵.
"	" " " "	مسٹر محمد سعید	۶.
لوکل	اسٹنٹ بی۔ے " " " "	مسٹر محمد اکبر	۷.

**میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! میں وزیر تعلیم سے پوچھتا ہوں یہاں بلوچستان میں صرف ڈویسیل حقدار ہیں اور کوئی حق دار نہیں جنے کو وزیر تعلیم تعینات کرتیں؟ -

## وزیر تعلیم۔

جناب والا! ہماری نظر میں سب برابر ہیں لوگوں اور ڈویسائیں  
میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جو بھی درخواست دیتا ہے ہم خود کرتے ہیں۔

## میر عبد اللہ کرم نوشیروانی۔

یہ بات نہیں ہے میں اس جواب سے مطمئن  
نہیں ہوں۔

## وزیر تعلیم۔

جناب والا! بالکل یہی بات ہے اور کیا ہو سکتا ہے جو درخواست  
دیتا ہے ہم اسی پر غور کرتے ہیں۔

## میر عبد اللہ کرم نوشیروانی۔

جناب والا! میں ان سے صرف یہ پوچھتا ہوں  
کہ تھرڈ ایجوکیشن والوں کا ٹھیکہ صرف ڈویسائی سائل افراد نے ٹھیکہ اٹھایا ہے؟

## وزیر تعلیم۔

جناب والا! ایجوکیشن میں ڈویسائی اور لوگوں کا کوئی فرق نہیں  
ہے سب برابر ہیں لوگوں سے تو نہیں نکالا جا سکتا ہے جو بھی آئے ہم اس  
کی درخواست پر غور کرتے ہیں اگر آپ ایجوکیشن میں لوگوں اور ڈویسائیں کو لاائیں گے  
ویراچھی بات نہیں ہے۔

## میر عبد اللہ کرم نوشیروانی۔

جناب اسپیکر! میں اس میں  
کل اور ڈویسائی کے تعصیب کی بات نہیں کہ رہا ہوں صرف یہ کہہ دیا ہوں کہ آپ کو کسی  
لوگوں نے تعینات کے لئے درخواست نہیں دی ہے؟

**وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر! جس نے درخواست دی ان شروعہ دیا اور وہاں آیا اس کو لیا جائے گا باقی لوکل کو گھر سے تو نہیں بلایا جا سکتا ہے۔ اگر لوکل ان شروعہ میں بھی شامل نہ ہوں اور آئیں بھی نہ : تو ہم کیا کریں ہمارے لئے تو سب برابر ہیں جو درخواست دے گا اس کو تعینات کیا جائے گا۔

**سردار نواب خان ترین۔** کرنل مشتاق کہاں کا ڈوی سائل ہے؟

**وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر! کرنل مشتاق کوئٹہ کا ڈوی سائل ہے وہ بلوچستان کا ہے۔ پنجاب سے نہیں آیا ہے۔

**میر اقبال احمد خان کھووسہ۔** جناب اسپیکر میں اپنے معزز میر صاحب کو تبلانا چاہتا ہوں یہ تھرڈ ایجنسن پر اجیکٹ ہمارے دور سے نہیں بلکہ بہت پرانا چلا آ رہا ہے۔

**میر عبدالکریم لوشیر وانی۔** جناب اقبال احمد کھووسہ صاحب تباہ ہے ہیں کہ یہ محکمہ بہت پرانا چلا آ رہا ہے مگر میں ان کو تبلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے اس اٹھائی سالہ دور میں بھی کافی اضافہ ہوا ہو گا کیا اس عرصے میں دو سال سے کوئی درخواست نہیں دی ہے۔ لوکل افراد نے درخواست دی ہے میں اس کی نشانی گرنے کھلئے بھی تیار ہوں۔

**مشتر اپیکر۔** آپ نے جو سوال پوچھا ہے اس کا جواب دیا گیا ہے آپ نے لوکل کی درخواستوں کے متعلق تو نہیں پوچھا ہے۔ جواب تو آپ کو صحیح دیا ہے۔

**مشتر اپیکر۔** اگلا سوال بھی میر عبد الکریم نو شیر ولنی صاحب کا ہے۔

### **نیٹ ۲۳۷، میر عبد الکریم نو شیر ولنی۔**

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) پری گل مادل اسکول سٹیلائٹ ٹاؤن کوئٹہ کام کس مرحلہ میں ہے اور اب تک جزوئے کی کیسی رقم کی لაگت کتنی ہے۔

(ب) کیا مذکورہ اسکول کے کام کا ٹھیکہ ٹیڈر مقامی اخبارات میں مشترک کیا گیا تھا نیز ٹھیکیدارہ کا نام اور لاجت کی تفصیل بھی دعوے جائے۔

### **وزیر تعلیم۔**

(الف) پری گل آغا مادل اسکول سٹیلائٹ ٹاؤن کوئٹہ کے پہلے مرحلے کام اٹھائیں لائے کی لاجت سے تقریباً ۰۔۵ فیصد مکمل کیا جا چکا ہے جبکہ تفصیل حسب ذمہ ہے۔

(ب) سروفٹ کوارٹ اور گیران۔

(ب) معذور پھون کے لئے پرائمری سکول۔

(پ) یکمیونٹی سینٹر۔

(ت) باونڈری وال۔

ب، کوئی ڈیلوپمنٹ اتھارٹی نے ذکورہ کام کے مستند ٹھیکیداروں سے بذریعہ قروی و مقامی انباءات برائے پری کو الیفیکیشن درخواستیں طلب کی تھیں، جو روز نامہ جنگ و مشرق کوئی ڈان کر اچھی اور پاکستان مائمز لا ہوئے میں شایع ہوتیں۔

کوئی ڈیلوپمنٹ اتھارٹی نے ۵۸- درخواست دہندگان میں سے چھ بہترین ٹھیکیداروں کو بذریعہ کمیٹی منتخب کر کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری ترقیات سے ان کی منظوری حاصل کی ان ٹھیکیداروں سے تحریری طور پر پہلے مرحلے کے کام کے لئے تجینہ لگتے طلب کر کے گئی اور سب سے کم لگتے کام کرنے والی فرم حاجی محمد رحیم خان اینڈ مچنی کو بذریعہ کمیٹی بسمول سیکرٹری عجیب خزانہ، سیکرٹری محکمہ تعلیم اور پروجیکٹ ڈائریکٹر اپرمنٹ آف کام لجز بلوچستان کو کام دیا گیا۔

**میر عبدالکریم نوشیروانی** - (ضمنی سوال) میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ یہ پڑھنے لگئے آغا اسکول سے اخراج کا ذاتی ہے یا سرکاری ہے؟

**مس پری گل آغا زیریہ تعلیم** اسکول کسی ذاتی نہیں ہوتا۔ حکومت کا ہے میں نے خود وہاں جا کر لبستر تھوڑا ڈالنا ہے۔

**میر عبدالکریم نوشیروانی** - حباب والا پھر اس اسکول کا نام گورنمنٹ مدل اسکول رکھنا چاہیئے تھا اور اس کا نام پری گل آغا اسکول کیوں رکھا گیا ہے؟

**وزیر تعلیم** - حباب والا یہ پلاٹ خواتین بولان نے دیا ہے یہ پلاٹ تم

نے حکومت کو دیا ہے اس نئے نام کو دیا گیا ہے

**میر عبدالکریم نو شیروانی** - جناب والا! جواب میں کہا گیا ہے کہ ٹھیکہ دار  
کو کمیٹی نے منتخب کیا ہے اور کمیٹی میں کون کون ممبر ہیں؟

**میر ناصر علی بلوچ** - اس کا واضح جواب موجود ہے کمیٹی کا ذکر کیا گیا ہے۔

**دُنْهِ یہ تعلیم** - جناب والا! اس سوال کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

**معٹرا پیکر** - نو شیروانی صاحب! آپ یہاں ہر سوال نہ پوچھیں ان کے  
در قریب جائیں وہ آپ کو تفصیل بتادیں گے۔

**میر عبدالغفور بلوچ** - میں وزیر تعلیم صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس  
طرح انہوں نے زمین دی ہے اور حکومت نے اٹھائیں لاکھ روپے خرچ کر کے اسکول  
بنادیا ہے ہم اپنے علاقے میں زمین دے دیتے ہیں کیا وہ اٹھائیں لاکھ روپے  
خرچ کر کے ہمارے ہمارے ہم پر اسکول قائم کر دیں گے۔

**دُنْہِ یہ تعلیم** - آپ بھی اکسلی ممبر ہیں آپ کے پاس فنڈ ہیں اسکول  
قائم کر سکتے ہیں اور اپنے نام پر رکھ سکتے ہیں۔ تعلیم تو سب کی ہے مشترک  
ہے یہ میراڑائی اسکول نہیں ہے اس میں تو سارے بلوچستان کے معاذور پرے  
فائدہ اٹھائیں گے۔

میر عبد الکریم نوشیروانی۔ حباب والا! یہ پلاٹ ان کو سن نے دیا ہے؟

وزیر تعلیم۔ حباب والا! یہ پلاٹ ہیں موجودہ حکومت نے  
نہیں دیا ہے یہ کافی عرصے سے ہے اسے پہلے رحیم الدین خان نے دیا تھا۔ مارشل لارکے  
دور سے ہیں ملے ہے جب ہیلپر اسکول کو پلاٹ دیا گیا تھا ہیں بھی دیا گیا تھا۔ اور  
کیوڈی اے کی گورننگ بادی نے دیا تھا۔ ہم نے اپنے دور میں نہیں لیا ہے۔

آغا عبد النظام۔ (پوائنٹ آف آرڈر) حباب والا! معززہ مہران کو چاہئے کہ  
سوال کے متعلق ضمنی سوال کریں۔ اگر یہ تین سال میں نہیں سمجھے ہیں تو کبھی نہیں  
سمجھیں گے۔

مسٹر اسپیکر۔ میر عبد الکریم نوشیروانی! آپ جیسا سوال کریں گے دیا ہی جواب  
دیا جائے گا۔ آپ کوئی اچھا سوال کریں تاکہ ایوان کی معلومات میں اضافہ ہو۔  
لہذا آپ تشریف رکھیں۔ حاجی محمد شاہ مردان زری اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔

وزیر تعلیم۔ حباب والا! اس میں پوری تفصیل موجود ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ من پری گل میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ اس سوال  
کا پورا جواب پڑھیں اور تفصیل سے جواب دیں۔

## بی۔ ۵۸۳، حاجی محمد شاہ مردانزی۔

کیا فرید تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا فعل شدوب میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اساتذہ کی تنخواہ خود موقع پر دیتے ہیں یا نہیں۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب نفی میں ہے تو اسکی کیا وجہات ہیں۔ نیز اگر اساتذہ غیر حاضر پائے جاتے ہیں تو کیا صرف ان کی تنخواہ روک دی جاتی ہے یا ان کے خلاف کوئی اقد کار و اُنی بھی عمل میں لائف جاتی ہے۔

## وزیر تعلیم۔

(الف) سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر کی تعیناتی کے بعد پر نہیں مدارس کے اساتذہ کی وہ (۵۔۵۔۵۔۵) خود برآمدگار کے تقیید کرتے ہیں شرعی آفیسر تعلیم صرف ڈیل مدارس کے اساتذہ کی تنخواہ میں برآمدگار اتنے ہیں نہ میں سے تحصیل مسلم باغ مہ قلعہ سیف اللہ کے ڈیل مدارس کی تنخواہ میں سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر مسلم باغ کو قیمت کے لئے بھجوادی جاتی ہیں۔ تباہ یا ڈیل مدارس کی تنخواہ میں برآمدگار است منعی دفتر سے تقیید ہوتی ہے۔

(ب) غیر حاضر اساتذہ کی تنخواہ میں روک دی جاتی ہیں اور ان کے خلاف قوی اُمر کے مطابق انصباطی کارروائی علی میں لائف جاتی ہیں موجودہ شرعی افرانے ۹۔ مارچ ۱۹۴۷ء سے اس فعل کا پارچ بلوں شرعی آفیسر تعلیم سنبھالا ہے۔ اب تک تو یہاں ۵۰۔ ساتھ ہو گرفتھے ملازمت سے برخاست کیا جا چکا ہے۔ جبکہ تقریباً چھ سو ہزار روپے..... ۵۰ ملین غیر حاضر اساتذہ کی تنخواہ میں وضع کر کے سرکاری خزانہ میں جمع کرنے چاہئے ہیں۔ نیز ایسے

اس اندہ کو آخری مرتبہ تبھی کی گئی ہے کہ آئندہ غیر حاضری کی صورت میں ان کو ملازمت سے بر طرف کیا جائے گا۔ شکایات کی بنا پر اس اندہ کو بغیر سفر خرچ کے دور دراز کے علاقوں میں تبدیل کیا گیا ہے۔

### حاجی محمد شاہ مردان زنی ۔

( ضمنی سوال ) حباب والا ! کیا وزیر تعلیم کا کوڈ خزان کا دورہ نہیں کر سکتی ہیں ؟ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دور دراز کے علاقوں میں ہیں ؟ بار ڈر کے پاس کے علاقوں ہیں کیا وہاں کوئی دورہ نہیں کیا جاسکتا ؟ اور جواب میں جو آپ نے بتایا ہے وہ تو روڈ کے بارے میں ہے۔ تین سال ہو گئے ہیں ہم نے نہیں دیکھا کہ آپ نے ان علاقوں کا دورہ کیا ہوا کیا ان علاقوں کا معافہ نہیں کیا جائے گا ؟

### وزیر تعلیم ۔ حباب والا ! آپ ہیں بتائیں ہم فزور دورہ کریں گے ۔

منٹر اسپیکر ۔ آپس پری گمل کو وہاں دعوت دیں وہ ضرور وہاں کا دورہ کریں گے ۔

میر عبدالکریم نوشیر万ی ۔ حباب والا ! منٹر کو کیا دعوت دیں منٹر کا تو فرض بتا ہے ہر ڈسٹرکٹ اور ضلع کے اسکوں کا دورہ اور معافہ کرنے ۔

منٹر اسپیکر ۔ اگلا سوال بھی حاجی محمد شاہ مردان زنی صاحب کا ہے ۔

## ※ ۵۸۲۔ حاجی محمد شاہ مردانزی -

کیا وزیر تعلیم انراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ -

(الف) سال روائی کے دوران مطلع ڈوب میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نے کتنے اسکولوں کا معافیہ کیا ہے تفصیلے دیے جائے -

(ب) معافیہ کے دوران کتنے اسکولوں کو مند پایا جن میں تعلیم و تدریس جاری نہیں تھی؟ -

(ج) کیا ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نے اپنے معافیہ کی بابت رپورٹ متعلقہ ایم۔ پی۔ اے ڈائرنیکٹ اور سینکڑری تعلیم کو سمجھوائی۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اشیات میں ہے تو حکم نے اس رپورٹ پر کیا کامروائی کی ہے اگر نہیں تو کامروائی نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔

## وزیر تعلیم -

(الف) سال روائی کے دوران مطلع ڈوب میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ڈوب نے مندرجہ ذیل اسکولوں کا معافیہ کیا -

### ماہ اپریل۔

- ۱۔ ڈل سکول سام نیل۔ ۲۔ ڈل سکول ارگس۔ ڈل سکول راغہ باکل زندہ۔
- ۳۔ ہائی سکول قلعہ سیفت اللہ۔ ۴۔ ڈل سکول تاؤوال۔ ۵۔ ڈل سکول مانکی دھالہ۔
- ۶۔ ڈل سکول یعقوب کارینہ۔ ۷۔ ڈل سکول فلگتی۔ ۸۔ پرائمری سکول ابراہیم خلیل۔
- ۹۔ پرائمری سکول دریا خان۔ ۱۰۔ پرائمری سکول پہلان۔ ۱۱۔ پرائمری سکول پستہ۔

۱۳۔ پر امری سکول لندن آور۔ ۱۴۔ پر امری سکول مجدول۔ ۱۵۔ پر امری سکول تاریخ۔

معائش کئے گئے۔

### ماہ صحتی میں۔

- ۱۔ مسجد پر امری سکول حنفیہ زئی۔ ۲۔ ڈل سکول ملی خان عالم۔ ۳۔ پر امری سکول زلہ خان سعیدپور۔ ۴۔ پر امری سکول پروانان۔ ۵۔ پر امری سکول او غاری۔ ۶۔ ڈل سکول مانی خواہ۔ ۷۔ ڈل سکول کرم۔ ۸۔ ڈل سکول سریکی۔ ۹۔ ڈل سکول سختنی۔ ۱۰۔ ڈل سکول ہالانگرم۔ ۱۱۔ پر امری سکول اصغر تنگی۔ ۱۲۔ پر امری سکول نوے آب دولت۔ ۱۳۔ ڈل سکول گستاخی۔ ۱۴۔ ڈل سکول سبیازہ۔ ۱۵۔ ڈل سکول قلعہ بازخان۔ ۱۶۔ ڈل سکول مرغہ کبڑی۔ ۱۷۔ پر امری سکول معروف زئی۔ ۱۸۔ ڈل سکول بوبی ارب زئی۔ ۱۹۔ ڈل سکول برنجی معائش کئے گئے۔

میں، مندرجہ بالا تمام سکولوں میں تعلیم و تدریس کا کام اچھے طریقے پر جاری تھا۔ ڈل سکول میں کچھ اور پر امری سکول اسلامی شہپر سب ڈویشن شیرانی ایک سے چھام کے ملازم کے میں انتظامیہ نے بند کئے ہوئے ہیں۔ باقی تمام سکول کھلے تھے۔

(ج) معائش کی رپورٹ ایم۔ پی۔ ۴ میں ساہبان کو نہیں سمجھوائی جاتی ہے اور نہ ۵۵ معمد تعلیمات کوالتہ اگر ایم۔ پی۔ اے ساہبان ضروری خیال فراہیں تو متعلقہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سے اپنے علاقے کے سکولوں کی معائش رپورٹ طلب کر سکتے ہیں۔ معائش رپورٹ صرف ڈسٹرکٹ تعلیمات کو سمجھوائی جاتی ہے۔

(د) دوسرے دو دن معائش ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر موقع پر، سکولوں کی بہتری۔ اعلیٰ تعلیمات کے فروغ اور ترقی کے سلسلے میں ہدایات جاری کر دیتے ہیں۔ البتہ کمروں کے توسعے عمارت کی مرمت اساتذہ کی کمی وغیرہ کے لئے ناظم تعلیمات کو سالانہ ترقیات پر وگنے

چیز میں ڈسٹرکٹ کونسل کے توسط سے بھجواتے ہیں جسے باقاعدہ ضلعی رابطہ کمیٹی منظور کرتی ہے اور اس کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

### مسٹر اپسیکرہ۔ الگا سوال۔

## نیز ۵۸۵۔ حاجی محمد شاہ مردانزی۔

کیا وزیر تعلیم اذاراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ہر ضلع میں اساتذہ کی بھرتی کئے ہے۔ ایم پی اے اور متعلقہ احکام پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی تھیں؟

(ب) اگر جزو دالع (کام کر رہی ہیں) اسے صاحبان کو شامل کیا جا رہا ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات افادان میں ایم پی اے متعلقہ احکام کو شامل کیا جا رہا ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔؟

### وزیر تعلیم۔

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے ہر ضلع میں پر اُمری ٹپھر ز کی بھرتی کے لئے کمیٹیاں بنائی ہیں جن میں متعلقہ علاقے کا ایم پی اے چیز ہیں۔

(ب) یہ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اور ایم پی اے صاحبان کو پر اُمری ٹپھر ز کی بھرتی کیلئے شامل کر کے ان سے منظوری لے جاتی ہے متعلقہ ایم پی اے کے مشورے کے بغیر بھرتی نہیں کی جاتی۔

**پرنس یحییٰ جان بلوج.** خباب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف مسلم لیگ والوں کے لئے ہے۔ میں آپ کی خدمت میں کم از کم یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو ممبر ان مسلم لیگ میں نہیں ہیں ان سے پوچھنا تو چاہیے کہ آئندہ ان کے علاقے میں کیا کر رہے ہیں کیونکہ جو ممبر مسلم لیگ میں نہیں ہیں ان کے لئے لعنت بن گئی ہے ان پر پرلیٹری بھی آ جاتا ہے۔ کیونکہ ممبر اپنے علاقے کے متعلق اور ایجوکیشن کے متعلق بہتر جانتے ہیں۔ پھرے علاقے میں کبھی سی کو چیز میں بنا تے ہیں کبھی ڈی سی کو بتاتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ مجھے ہی رکھا جائے۔ لیکن کم از کم اس کے لئے مجھ سے مشورہ تو لیں۔ میں پھر یہی کہوں گا کہ الی بات نہیں ہے کہ اس میں مجھے رکھا جائے۔ میں وہاں کا ایم پی اے ہوں۔ مسلم لیگی نہیں ہوں۔ انہیں اس طرح کرنا چاہیے کیونکہ کل یہ نوگ جو اب دہو سختے ہیں جوان سٹیوں پر بیٹھے ہیں۔

**وزیر تعلیم.** خباب اسپیکر۔ یحییٰ جان صاحب بھی وہاں ہماری کمیٹی کے چیز میں ہیں۔

**مسٹر اسپیکر۔** یہاں پر مسلم لیگ اور فیر مسلم لیگ کی بات نہیں ہے۔ بلکہ کسی بھی علاقے اور کسی بھی ضلعی کمیٹی میں کسی بھی ایم۔ پی۔ اے کی سفارش نہیں لی گئی ہے۔

**وزیر تعلیم۔** خباب والا! الی بات نہیں ہے۔

**پرنس میکی جان** - حباب والا! تین سال گذر گئے ہیں میرے پاس ان کی ایک چھٹی بھی نہیں آئی ہے۔ اگر آپ ایک چھٹی بھی دکھادیں تو یہیں ملامت ہوں مجھے مدد و نہیں کیا گیا ہے۔ یکوئنکہ آپ کی پالیسی ہی الی ہے۔

### **وزیر تعلیم** - آپ کو گلہ ہے تو

**پرنس میکی جان** - حباب والا! گلہ کی بات نہیں ہے۔ یہ آپ کے ہاتھ کی چیز نہیں آپ کو اور پر سے آڈر ملے ہیں۔ ہمیں ایک چیز میں نہیں پچاہنے پڑیں میں نظر انداز کیا گیا ہے۔ کل کون ہو گا کوئی نہیں جانتا و یہے بھی لوگ کہہ رہے ہیں کہ فصلی بڑی ہیں۔

**مشترنادر علی بلوجہ** - حباب والا! جیسا کہ کہا گیا ہے کہ صبرانِ محیط کے چیز میں ہیں۔ تو کیا ایم پی۔ اے حضرات ایسے ہوں گے جیسا کہ ڈسٹرکٹ کوںسل کے چیزوں اسکے ہو اکرتے تھے۔ میری رائے یہ ہے کہ اس کے چیزوں میں محکمہ تعلیم کے ماهروں ہی ہوں جیسا کہ پرنس۔ بھائی جان نے فرمایا ہے کہ میں یہ کہوں گا کہ اس میں مسلم لیگ اور نان مسلم لیگ کی بات نہیں ہونی چاہیئے۔ یکوئنکہ یہ ایجاد کیشن کی بات ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اس میں ایم پی اے حضرات ملوث نہ ہوں ہم ٹیچرز کہاں سے لاٹیں گے۔ اس لئے متعلقہ ادارہ ہی اس پر کام کوئے۔ جب ہم تعلیم کی بات کرتے ہیں تو اس میں تعلیم یافتہ لوگ ہوں۔

**مسٹر اسپیکر۔** آپ کی بات صحیح ہے اسمیں ماہرین بھی ہوں۔ اور ایم پی اے صاحبان بھی ہوں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

**مسٹر ناصر علی بلوجہ۔** حناب اسپیکر۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے چیز میں ایم پی اے نہ ہوں بلکہ ایم پی اے صرف اتنا کہہ سکتا ہے کہ میں اپنا آدمی رکھتا ہوں لیکن وہ تو ایسے بھی لے سکتا ہے۔

**مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔** حناب اسپیکر؛ یہ درست ہے کہ کمیٹی کے چیز میں ایم پی اے ہوتے ہیں لیکن امیدواروں کے ٹسٹ اور انٹرویو ہوتے ہیں اس کے بعد ان کو آئڈر دیتے جاتے ہیں اس میں ذی ای اور بھی ہوتا ہے۔

**مسٹر ناصر علی بلوجہ۔** فائل کرنے کا اختیار کس کو ہے ذرا یہ فرمائیں۔

**مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔** فائل ڈسٹرشن انٹرویو پر ڈینڈ کرتا ہے جو بھی انٹرویو اور ٹسٹ میں پاس ہوگا اس کو رکھتے ہیں یہ نہیں کہ فلاں کو دکھو اور فلاں کو محنت رکھو۔ اور نکالو۔

**مسٹر ناصر علی بلوجہ۔** اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو کامیاب ہو جاتا ہے کسی کو رکھا جاتا ہے۔ میرے کہنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ ہمیں ایم پی اے کو ملوث

نہ کیا جائے کیونکہ اس طرح معزز ارائیں کی بنائی ہوگی کیونکہ یہ ماہرین کا کام  
ہے وہ خود سیلیکٹ کرے گا۔

**مسٹر اسپیکر۔** بہر حال آپ کی بات صحیح ہے۔ یہ منظر کا کام ہے کہ اسکو  
دیکھیں۔ کہ وہ کس قسم کی کمیٹیاں بنائیں۔

**سردار شارف علی۔** حناب اسپیکر! ایک بات میں عرض کروں گا مجھے  
ابھی تک اس کا علم نہیں ہے کہ کوئی مذکورہ مصلح کی سیلیکشن کمیٹی میں بحیثیت ایم پی  
اے مجھے کسی میٹنگ میں مذکورہ تعلیم نے بلا یا ہوا در میں نے کوئی میٹنگ اٹینڈ  
کی ہو۔ یا میں آسمیں جا کر بحیثیت چیئر مین بیٹھا ہوں۔ میں یہ بات آپ کے علم  
میں لارہا ہوں۔

**مسٹر اسپیکر۔** کیا آپ کو کبھی نہیں بلا یا گیا؟

**سردار شارف علی۔** نہیں حناب۔

**وزیرِ تعلیم۔** حناب اسپیکر! کوئی بات نہیں کوئی میں ان کے علاوہ  
دیکھ رہا ہوں اے ہیں۔ مثلًاً گل زمان کاسی صاحب ہیں، اس باب نواز صاحب  
یں۔ یہ ہوتے ہیں جب بھی ان کو بلا یا جاتا ہے یہ حضرات آتے ہیں۔  
اگر آپ کو نہیں بلا یا گیا تو اس کی باقاعدہ انکو اُمری ہوگی میں ان سے

جواب طلبی لون گی۔ کہ آپکو یکوں نہیں بلایا گیا۔

**مسٹر فضیلہ عالیانی۔** خباب والا! میں اس کی وضاحت کرنا چاہوں گی کہ خواتین مہربنہ جیسا میں ہوں کوئی ضلع میں شامل کیا جاتا ہے؟

**مسٹر اسپیکر۔** آپ کا ضلع خاران ہے آپ خاران میں شامل ہیں۔  
(تالیان)

**مسٹر فضیلہ عالیانی۔** خباب اسپیکر! اگر مجھے خاران میں شامل کیا گیا ہے تو مجھے اس کا علم نہیں کہ مجھے یچرز کی تقریب کی نکیتی میں کبھی بلایا گیا ہو۔

**مسٹر اسپیکر۔** کبھی آپ بھی خاران جایا کریں۔ کیا نو شیر والی صاحب  
نہیں بلاتے؟

**میر عبد اللہ ریم نو شیر والی۔** میں ان کو خاران میں ولیم کرتا ہوں مگر  
فندزان کو دیئے جائیں۔

**مسٹر اسپیکر۔** حب مسٹر فضیلہ عالیانی صاحبہ وہاں جائے گی تو اسی کا  
فندزان کو ملے گا۔

**مسٹر فضیلہ عالیانی۔** خباب اسپیکر! آپکے توسط سے میں کہنا چاہتی ہوا

کہ جو سوال میں نے کیا میں سمجھتی ہوں وہ قطعی متعلقہ سوال تھا ہم کو لئے ڈرٹ کیٹیں میں ہمارے رائے لی جاتی ہے یا ابھی تک لی گئی ہے یا خباب والا! آئندہ کون سی فعلی کمیٹی میں یونیورسٹی کے لئے ہماری رائے لی جائے گی؟

**مسٹر اسپیکر۔** آپ نے غالباً پچھلے سیشن میں کہا تھا کہ میں ایک ایجنسیشن پالیسی بناؤں گی اور اسی میں اسے پیش کروں گی شاید ڈرٹ ۴ سال کا عرصہ گزرا چکا ہے لیکن کوئی پالیسی نہیں آئی۔ میں سمجھتا ہوں اس بارے میں سارا صوبہ آپکے ہاتھ میں دیا گیا تھا تاکہ آپ ایک پالیسی بنائیں۔ جام معاون فی آپ سے وعدہ بھی کیا تھا۔ آپ نے پالیسی نہیں بنائی بلکہ آپ صرف ضلع تک محدود ہوتا چاہتی ہیں۔

**مسٹر فضیلہ عالیانی۔** خباب اسپیکر! جہاں تک پالیسی بنانے یا لانے کا سلسلہ ہے تو وزیر اعلیٰ ہی یہ کر سکتے ہیں آپکو شاید یاد ہو اگر یاد نہیں ہے تو میں آپکو یاد دلاوں گی کہ میں ایک قرارداد لائی تھی وہ کوئی پالیسی نہیں قرارداد میں یہ کہا گیا تھا پچھ پواٹسٹس میں نے تجویز کئے تھے میں جانتی تھی اگر ان پر عمل کریں تو ہماری خواتین یعنی صوبہ بلوچستان میں خواتین کی خواندگی کی شرح کو ہم بڑھا سکتے ہیں آپ کے پاس ریکارڈ موجود ہو گا ذر از حمت کجئے آپ وہ ریکارڈ نکلو سکتے ہیں اسمیں پالیسی کا ذکر نہیں بلکہ اسکا مقصد میں بیان کر چکی ہوں خباب والا! میر امطلب یہ تھا کہ اس وقت بلوچستان کی خواتین کی خواندگی کی شرح چار فیصد ہے میں نے قرارداد میں تجاویز دی تھیں جن کے تحت ہم اسے بڑھا کر دس سال کے عرصہ میں بیس فیصد کر سکتے ہیں اس

قرارداد پر جام صاحب نے مجھ سے گزارش کی تھی کہ آپ یہ قرارداد والپس  
لے لیں ۔ ۔ ۔

### مسٹر اقبال احمد خان کھوسمہ - حناب اسپیکر ! یہ ضمنی سوال ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر اسپیکر - آپ بیٹھ جائیں۔ آپ کے صوبے میں تعلیم کے مسئلہ کی بات ہے۔

مسٹر فضیلہ عالیانی - حناب والا ! انہوں نے فرمایا تھا کہ اگر میں رینڈوشن  
کو واپس لے لوں تو وہ اس سلسلے میں کوئی بل لاں لے گے کہ ہم یہاں خواتین میں  
شرح خواندگی کس مرح سے بڑھائیں۔ حناب والا ! آپکے پاس وسائل ہیں اضاف  
ہے اس کے ذریعہ آپ میری اسپیچ ٹکلوالیں ریکارڈ آپ کے  
پاس موجود ہے ۔

ون مر اعلیٰ - حناب اسپیکر ! میں اسکی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔  
حناب والا ! محترمہ نے جو قرارداد پیش کی تھی اس کا انہیں علم ہے کہ پرائم مدنظر  
صاحب کے پابند نکات پر دگام کے مقاصد میں شامل نکات ان کے مقصد کو پورا کرتا  
ہے اس کے تحت ایکوکیشن پالیسی کے متعلق جواہر کیا گیا وہ ہے اگر اس کا دوبارہ  
جائزو لیں گی تو نہ صرف میں بحیثیت قائد ایوان اسکی تائید کرتا ہوں بلکہ یہ صوبائی اکسلی  
اوامر کمزی حکومت بھی میں سمجھتا ہوں کہ ان کے رینڈوشن پر ہی کام کمرہ ہی ہے  
ان کی قرارداد میں تجویز کی گئی لائن پر ناخواندگی ختم کرنے پر کام ہو رہا ہے۔ حناب والا!

جہاں تک مستورات میں ناخوازندگی کا تعلق ہے کہ اسکو، مکس طرح کم کریں اور خواتین میں شرع خوازندگی بڑھائیں تو اس کے لئے آپ ملاحظہ فرمائیں تعليمی اداروں میں شفطوں کو بڑھایا جائے ہے اسکے علاوہ روشنی اسکول کھولے گئے ہیں۔ علاوہ ازین مسجد اسکول کا نظام کام کر رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ تمام امور ان کے مقاصد کو دافع فور پر پور اکر رہے ہیں۔

جناب اسچیکر: اگر اسکے باوجود محترمہ سمجھتی ہیں کہ اس سے وہ مقاصد پورے نہیں ہو رہے ہیں تو یہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ مطلوبہ طاری گٹ اور مقصد کو کیسے حاصل کیا جائے تو ہم ان کی تجویز کا خیر مقدم کریں گے۔ جہاں تک ان کے دوسرے سوال کا تعلق ہے کہ وہ کس ضلع کی نمائندگی کر رہی ہیں۔ آیا وہ خاران کی نمائندگی کر رہی ہیں یا خاران کی۔ چونکہ اسمبلی کے صبرنے ہی خواتین کو نامنیث کرتے ہیں تو یہ سمجھتا ہوں کہ صرف ایک ضلع پر منحصر نہیں بلکہ وہ پورے بلوچستان کی نمائندہ ہیں۔ ان کو پورے بلوچستان کی نمائندگی کا حق حاصل ہے۔

### مسٹر الرحمن داس بگٹی۔ (رضاخی سوال)

کہاں چاہتا ہوں کہ پیغمبر نے کبھر تک لئے ایم پی اے صاحبان کی منتظری لے جاتی ہے میں سمجھتا ہوں تعلیم ہی نہ صرف ہمارے صوبہ بلوچستان ملکہ پورے ملک کی دریٹھ کی بڑی کی حیثیت رکھتی ہے۔ تعلیم سے ہی خود آگہی اور خدا آگاہی پر کھی جاتی ہے جناب والا! ہمارے وزیر موصوف نے فرمایا کہ تمام ایم پی اے صاحبان کو تقریبی کھیطیوں کا چیئر میں بنایا گیا ہے لیکن میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں صرف اقلیتی ممبران کو ہی چیئر میں مقرر نہیں کیا گیا بلکہ اب تو ظاہر ہوتا ہے کہ المشریقی ممبروں

کو مقرر نہیں کیا گیا اور انہیں بھی محروم کیا جائے ہے لہذا میں گزارش کرتا ہوں  
کہ ایم پی اے صاحبان کو اس پالیسی میں پوری پوری شرکت کا موقع دیا جائے تو انکے  
میں ہی ملک کی عظمت ہے۔ خیاب والا! تمام تر ایم پی اے خواتین کی خدمات  
حاصل کی جائیں اور اگر نہیں کی تھیں تو کیوں؟ ..... میں پوچھنا چاہتا ہوں

### آغا عبد الناصر

جناب اسپیکر! یہ وقفہ سوالات ہے تعلیمی پالیسی  
پر بحث کا وقفہ نہیں ہے اس پر بحث کرنے کے لئے وقت مقرر کر لیں تاکہ سیر حاصل  
بحث ہو سکے۔

مسٹر اسپیکر۔ میرے خیال میں ہمیں بخل سے کام نہیں لینا چاہیے ویسے بھی  
اسٹبلی میں کوئی نہ کوئی کام تو ہونا چاہیے۔

آغا عبد الناصر۔ ہی لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ وقت مقرر کر دیا جائے  
تاکہ ممبران دل کھوں کر بحث کرس۔

مسٹر اسپیکر۔ آپکو علم ہو گا کل صرف آدھ گھنٹے کا سیشن تھا۔

مسٹر ارجمند اس بھٹ۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے  
یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اقلیتی ممبران کو کون کون سے اطلاع دیجئے جائے  
ہیں؟ —

**مسٹر اسکیکر - آپ محترمہ (وزیر تعلیم) سے ان کے چیمبر میں جاگریات کر لیں۔ انھوں نے کہا ہے کہ اگر کسی ایم پی اے کو میٹنگ میں نہیں بلایا گیا تو وہ اسکی انکواری کریں گی۔ وہ یہ سب کچھ معلوم کر کے آپکو بتا دیں گی۔**

**مسٹر احمد جن داس بھٹی - حباب والا! اب ہمارے ایک معززہ صبر سردار از شاعری صاحب بھی یہی شکایت کر رہے ہیں کہ یہ خدمات ایم پی اے سے حاصل نہیں کی جا رہی ہیں۔ وہ کمیٹیوں میں نہیں، میں۔**

**وزیر تعلیم - حباب والا! میرے خیال ہیں تو یہ بغیر چیزیں میں کی جائیں گے۔ میں جتنے بھی افراد کی انھوں نے سفارش کی ہے، ہم نے اسی وقت ان کو تعینات کیا ہے۔**

**مسٹر احمد جن داس بھٹی - حباب والا! میں وزیر موسوی کا مشکور ہوں گے انھوں نے میری سفارش پر آدمی تعینات کر دیئے انھوں نے تو صرف دفتر کارروائی کی ہے جو انھوں نے کی ہے۔ وہ ہر علاقے کے ایم پی اے کو استحقاق دیں تاکہ وہاں کے مقامی افسران ڈی اے وغیرہ کے ہاتھ یا اندر ہے جا سکیں تاکہ وہ غلط آدمی تعینات نہ کر سکیں۔**

**مسٹر اقبال احمد خان گھوسمہ - حباب والا! اس سلسلے میں جو نوٹیفیکیشن**

جاری کیا گیا ہے وہ ہمارے بھائیوں نے صحیح طریقے سے نہیں پڑھا ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ باری باری سے ایم پی اے چیئر مین ہو گا جس ضلع میں تین ایم پی اے ہیں وہ اپنی باری پر چیئر مین ہو گا۔

مسٹر اسپیکر - جب وقت وزیر متعلقہ موجود ہو پالیمان سیکرٹری کو جواب نہیں دینا چاہیے۔

مسٹر جن داس بھگٹھا - جناب والا اقبال کھوسہ صاحب تو ہمارے اچھے ساتھی ہیں ہمیں پتہ نہیں ہے کہ وہ کس وجہ سے ہماری ہربات کو رد کر رہے ہیں

وزیر اعلیٰ - جناب والا! میں اس بارے میں کچھ کہوں گا! ہمارے محترم نے ایک لفظ استعمال کیا ہے عظمت کا۔ یہ بھی عظمت کی قدر کرتے ہیں اور ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر انہوں نے صحیح معنوں میں عظمت کا احترام کیا ہے تو ہم بھی احترام کریں گے۔

مسٹر اسپیکر - اگلا سوال بھی حاجی مردانہ ندی صاحب کا ہے۔

### \* ۵۸۶ حاجی محمد شاہ مردانزی \*

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیات پر وگرام کے تحت مختلف مقامات پر

اسکولوں کے لئے عمارت تعمیر کی گئی ہیں اور اسکولوں کا درجہ بھی بڑھایا گیا ہے۔ (ب) اگرچہ جنزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ درست ہے کہ ان اسکولوں میں بچوں کو تعلیم نہیں دی جاتی اور اکثر اساتذہ پڑھائی کے اوقاتِ کار میں غائب رہتے ہیں۔ اس کی کیا وجہات ہیں۔

### وزیر تعلیم -

(الف) یہ درست ہے کہ ہر سال سالانہ پرسوگرام کے تحت مختلف مقامات پر اسکولوں کے لئے عمارت تعمیر کی جاتی ہے اور اسکولوں کا درجہ بھی بڑھایا گیا ہے ہر سال اور سے لیکر ۳۰۔ پر ائمڑی اسکولوں کی عمارت تعمیر ہو رہی ہے۔ ۵۔ پر ائمڑی اسکولوں کو ماذل کا درجہ دیا جادہ ہے۔ اور ۲۰۔ ٹرل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دیا جائے ہے۔

(ب) فلسفی حکام سے ایسی کوئی روپرط موصول نہیں ہوئی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اسکولوں میں بچوں کو تعلیم نہیں دی جاتی یا اکثر اساتذہ اوقاتِ کار میں غائب رہتے ہیں جب کبھی ایسی روپرط موصول ہوتی ہے تو قواعد کے مطابق مناسب کارروائی کی جاتی ہے۔

### مسٹر اسکرپٹر۔ اگلا سوال۔

### ۵۸۷۔ حاجی محمد شاہ مردانزی۔

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع ژوب میں کتنے ٹڈل اور پرہائی سکول میں ان میں سے کتنے اسکولوں میں تعلیم و تدریس کا کام ہو رہا ہے اور کتنے اسکول بند ہیں نام تبلیغیں۔  
 (ب) اگر کوئی سکول بند ہے تو مزید اسکول گھولنے کا کیا جوانہ ہے۔  
 (ج) کیا قدرست ہے کہ پرہائی سکول اکثر بند ہیں اور ٹڈل سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہی ہے۔

### وزیر تعلیم -

(الف) ضلع ژوب میں اس وقت ۳۲ ٹڈل اور ۲۸۵ پرہائی سکول ہیں اور ان میں سے اس، ٹڈل اور ۴۳ پرہائی سکولوں میں تعلیم و تدریس کا کام ہو رہا ہے ضلع ژوب میں صرف ایک ٹڈل سکول گل پچھہ اور ایک پرہائی سکول اشیع شہپل شیرانی سب ڈویشن بند ہیں۔

(ب) یہ دونوں سکول قبائلی جھنگڑے کی وجہ سے بند ہیں۔ یہاں ایک درجہ چھاہام کے ملازم کی تعینات کے سلسلے میں قتل ہو گیا تھا جس پر انتظامیہ نے سکولوں کو بند کرنے کے احکام صادر کیئے تھے۔

(ج) ان دو سکولوں کے علاوہ تمام سکول کام کھر رہے ہیں جہاں تک اساتذہ کی کمی کا تعلق ہے تو ہر اک ضلع کے سکولوں کی اضافی اساتذہ کی آسامیاں دی جاتی ہے جس سے یہ کمی کسی حد تک دور ہو جاتی ہے۔

### پرشن مکھی جان۔ خباب والا ہمارے دیہاتی علاقے میں اور ان میں تعلیم بہت ضروری ہے جب جھنگڑے ہو جاتے ہیں تو اسکوں بند ہو جاتے ہیں لیکن تعلیم

کامیاب۔ تو آگے جانا ہے، قبائلی لوگ ہیں اور یہ ہمارے شانہ بشانہ تھیں چلیں گے تو یہ ملک کیسے ترقی کرے گا۔؟

**ہمہ را پسیکر۔** مس پری گل آغا! حاجی مردان شاہ اور نو شیروانی بھی آپ سے ناراض ہیں آپ ان کا خیال کیا کریں ناراض نہ کیا کریں۔

**حاجی محمد شاہ مردانی۔** جناب والا! ای جو کیشن کی بہتری کے لئے ہم نے کئی کئی درخواستیں دی ہیں اخبارات میں دیا ہے کوئی کارروائی نہیں ہوتی ہے ہم تو تنگ ہو گئے ہیں۔ اب کچھ نہیں کہتے۔

**وزیر کے تعلیم۔** جناب والا! جب ایک قتل ہو جاتا ہے اور آپس کا قبائلی جھگڑا اٹھو کھڑا ہوتا ہے یہ دہان کے ایک پی اے ہیں وہ ان کا آپس کا فیصلہ کریں تو ہم اسکوں کھول دیتے ہیں۔

**ہمہ را پسیکر۔** آپ جو تعلیم میں کچھ کرنا چاہتے ہیں وزیر تعلیم صاحبہ کو تبادیہ وہ اپنے سٹاف کو ہدایت کر دیں گی۔

**وزیر کے تعلیم۔** جناب والا! یہ تو گذشتہ دس سال کی بات کرتے ہیں ہم تو دس سال کی بات نہیں کرتے ہیں ہمیں تو صرف تین سال ہوتے ہیں۔

**حاجی محمد شاہ مردانی۔** جناب والا! کئی ایسکوں ہیں جن کا نام

ولن ان نہیں ہے مگر محکمے والے تنخواہ کھار ہے ہیں اور کئی اسکول ہیں جہاں  
کئی اساتذہ نہیں مگر محکمے والے تنخواہ کھار ہے ہیں۔

وزیر تعلیم - حباب والا ! یہ ہمیں تبادیں اسکول کئے نام دے دیں پھر یہ  
خود دیکھ لیں گے کہ ہم ان کو محکمے والوں کو کیا سزادیتے ہیں وہ خود دیکھ لیں گے۔

حاجی محمد شاہ مردانزی - میں ایک شرط پر نام دے دفنگا آگہ  
صحیح ہوا تو آپ اسٹری او کو مغطل کر دیں گی جیسا کہ میں نے کہا ہے کئی اسکولوں  
کے نام دینے کے ہیں جہاں کوئی دریافت نہیں ہے۔ کوئی طالب علم نہیں ہے صرف  
محکمہ چلا رہا ہے گذشتہ تین سال سے کئی اسکول بند پڑے ہیں اور اساتذہ تنخواہ  
کھار ہے ہیں اور کئی اسکولوں میں اساتذہ نہیں ہیں۔ میں نام تبادیتا ہوں آپ ان کے  
خلاف کارروائی کریں۔

مسٹر اسپلیکر - ایم پی اے صاحب آپ کو نام تبادیں گے آپ ان کے خلاف کارروائی  
کریں اور اس کی روپرٹ الیوان میں آئی۔ آپ وہاں ڈائریکٹر ایجوکیشن کو ہیچجیس وہ  
انکو ائیری کرے اور بعد میں تباٹے۔

وزیر تعلیم - حباب والا آگہ یہ نام تبادیں گے تو ہم انکو ائیری کریں گے۔ آگہ  
ابھی اور اس وقت نام تبادیں تو پرسوں اسمبلی کا املاک ہو گا میں تباٹوں گی کہ اسکول  
کیوں بند ہیں اور کیا کارروائی ہو رہی ہے۔ اور انشاد اللہ کارروائی ہو جائے گے۔  
اور میں نے سوال کا جواب تو تبادیا ہے۔

**حاجی محمد شاہ مزادانزی** - شاہ پہلی نہ بے کوئی کلی گاؤں نہیں ہے۔ مگر اسکوں کا نام چلا آ رہا ہے کئی اسکوں ہیں جو توین سال سے بند پڑے ہیں اور اساتذہ تنخواہ کھارہ ہے، میں مثلًا ڈیرنی اسکوں، کچھ پہلی اسکوں وغیرہ ۔

**وزیر تعلیم** - یہ نام تبادیں بعد میں کارروائی ہو جائے گی۔ منابع اسپیکر ! بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک گھر ہوتا ہے اور وہاں ایک اسکوں کھلا ہوتا ہے، اور پڑھ بھی وہاں پر ایک ہی بچہ رہا ہوتا ہے ۔

**مسٹر اسپیکر** - اب جو بھی معاملہ ہے اپنے ساتھی ممبر ان کی تسلی کر دیں ان کے معاملات حل کیا کریں ایسا نہ ہو کہ وزیر صاحب اپنے کام تو کریں اور ہمارے ممبر صاحبان کے کام نہ کریں۔

**حاجی محمد شاہ مزادانزی** - حناب والا! وہاں پر تعلیم کے سلسلے میں کوئی انتظام نہیں ہے کئی اسکوں تو ہیں جہاں چار پانچ ماسٹر ہیں اور کئی ٹول اسکوں جہاں پر ایک ٹیچر بھی نہیں ہے۔ پر امری اسکوں تو چھوڑ دیں ٹول اسکوں میں بھی ٹیچر نہ نہیں ہیں میں کئی ایسے ٹول اسکوں کے نام تباخے کے لئے تیار ہوں۔

**وزیر تعلیم** - میں اپنے بھائی کی مشکور ہوں لیکن اگر وہ یہ نام پہلے تبادیتے اور اسکوں کی مسیحی نشاندہی کر دیتے تو ہم ان کے مسائل حل کر دیتے اپنویشن تو سب کا ہے پورے بلوچستان کا ہے ہم نے تمام مسائل حل کرنے ہیں ان کو

پہلے تبا نا چاہیئے تھا اور آج کا رروائی بھی ہوئی ہوتی۔

## حاجی محمد شاہ مزادانزی -

کمری۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی - خباب والا ہے تو بلوچستان میں معمول کی بات ہے بلوچستان میں کئی ایسے اسکول، میں جو کہ پیغمبر نہ ہونے کا وجہ سے بننے پڑے ہیں اس وقت ماشکیل ہائی اسکول ہے وہاں کافی عرصے سے ہیڈ ماسٹر نہیں ہے میں نے کئی دفعہ ریکمنڈ کیا ہے کہ وہاں پر ماشکیل میں ہیڈ ماسٹر تعینات کیا جائے ہیڈ ماسٹر نہیں ہیں۔ آپ کوئی کے اسکولوں کا تودورہ کرتے ہیں باہر کے علاقوں کا بھی دورہ کریں اور دیکھیں کیا حال ہے۔ اور ان باہر کے علاقوں میں تعلیم کے سلسلے میں کیا ہو رہا ہے۔ آپ یہاں پر صرف گول مول جواب نہ دیں۔

وزیر تعلیم - خباب اسچیکر میں سبھی بلوچستان سے تعلق رکھتی ہوں اپنے ساتھی محبر کو گول مول جواب کیوں دوں گی۔ اگر علاقے کا نقشان ہو گا تو یہ سب کا نقشان ہو گا۔ ایسی بات نہیں ہے کہ ہم آپکو گول مول جواب دیں۔ یہ پورے بلوچستان کی بات ہے میں کبھی بھی نہیں چاہنگی کہ نقشان ہو۔ آپ کے ہیڈ ماسٹر کا مندہ ہو جب بھی اسے ٹرانسفر کیا گیا سب سے پہلے وہاں کے لوگوں نے ہر تالیں کیں۔ اگر میں کسی کو بھیجتی ہوں تو وہ اسکوں نہ

کرتے ہیں کہ ہمیں یہ ہیڈر ماسٹر نہیں چاہیئے۔ آپ ہمیں کوئی اور ہیڈر ماسٹر دین۔ آپ سوچیں ہمارے لئے بھی تو مسئلہ ہے۔ اگر ایسی کوئی بات ہو تو اپنا بھی مسئلہ حل ہو جائے گا۔

### مسٹر ناصر علی بلوجہ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) (ضمنی سوال، حناب والا)

**مسٹر اسپیکر۔** پوائنٹ آف آرڈر پر ضمنی سوال نہیں ہوتا۔

**مسٹر ناصر علی بلوجہ۔** حناب والا میں بھی آپکو ایک تجویز دنیا چاہتا ہوں۔ یہ ہماری یقینتی ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ باہر سے لوگ نہ آئیں۔ جبکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ علم حاصل کرنے کے لئے اگر ان کو چین بھی جانا پڑے تو وہ چلا جائے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے تو پھر ہم دوسرے سویوں سے لوگوں کو یکوں نہیں لارہیے میں وہ آئیں گے تو ہمارے لوگوں کو پڑھائیں گے اور ہمارے لوگ قابل ہوں گے۔ اس طرح ہم اپنے لوگوں کو تعلیم یافتہ بنائیں گے اس سے وہ اپنے علاقے کے مسائل سمجھ سکیں گے ہم کو تعلیم کے معاون ہیں جن سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اساتذہ پنجاب سندھ یا فریز کھیس سے بھی تعلق رکھتے ہوں ا نہیں بلائیں کیونکہ ہمارے لیبوکیشن کا اسٹنڈرڈ گھر چکا ہے۔ اسے ملیند ہوتا چاہیئے۔ تاکہ ہمارے لوگ قابل ہوں۔

**وزیر تعلیم۔** حنابے والا ایکھے مرتبہ ہم نے پنجاب کا ایک شیخ لگایا تھا۔ آپ یقین کریں کہ اس کے خلاف لوگوں نے اتنا شور کیا۔ اخباروں میں اس کے خلاف کالم آئئے۔ کہ ہمارے ساتھ نافعی ہو رہی ہے۔ آپ فوری اسے ٹھائیں

یہاں پنجاب کے لوگوں کو لگایا گیا ہے۔ اگر یہ بات اسیلی یہاں پاس کرے کہ دوسرے صوبے کے لوگ بھی یونکہ تعلیم میں لگایا جاسکتا ہے تو ٹھیک ہے۔ کیونکہ ہب دوسرے دراز علاقوں میں لوگ نہیں جاتے وہاں باہر کے لوگوں کو بھیجا جاسکے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو۔

**مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ -** جناب والا! کینٹ نے یہ فیصلہ پرسوں دیا ہے کہ میران ڈریشن کے لئے اساتذہ باہر سے منگوائے جائیں گے۔

**مسٹر اسپیکر -** آپ کے تعلیم کے منتشر کو اس فیصلے کا علم نہیں ہے

**وزیر تعلیم -** جناب والا! اقبال احمد کھوسہ ہمارے پارلیمانی سیکریٹری میں اب ہم سب کو معلوم ہو گیا۔

**مسٹر اسپیکر -** پارلیمانی سیکریٹری آپ کے خلاف سازش کرتے ہیں وہ جام صاحب سے الگ بات کرتے ہیں اور آپ سے -----

**وزیر تعلیم -** جناب والا! اس میں سازش کی بات نہیں ہے۔

**مسٹر اسپیکر -** مگر آپکو اس بارے میں علم ہی نہیں ہے۔

**وزیر تعلیم -** خباب والا! اس میں علم کی بات بھی نہیں ہے۔

**میر بخش خان کھو سہ -** خباب والا! باہر سے ٹیکرزاں لانا اپنے علاقوں کی حق تلفی کرنا ہے۔ وہ ٹیکرزاں سے مانگیں ہم انہیں دینے کو تیار ہیں۔ ہمارا بلوچستان کا علاقہ پسمندہ اور غریب ہے۔ اس قسم کے احکامات کرنے ہمارے لئے بہت زیادتی کی بات ہے۔ میرے حنایا میں وزیر اعلیٰ صاحب نے ایسا آرڈر کیا ہے تو اسے واپس لیا جائے۔ وہ جتنے ٹیکرزاں سے مانگیں ہم انہیں دینے کو تیار ہیں۔ یہ بات میں ہاؤس سے بھی عرض کروں گا۔

**ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ -**

**وزیر معاہلات -** خباب والا! میں اپنے ساتھی ناصر بلوچ کو ہتھلا ناچا تھا ہوں کہ کینٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ جہاں تک ڈاکٹر اور ٹیکرزاں کا تعلق ہے وہ کسی بھی صوبے سے بلوچستان میں انہیں تعینات کرنے کی اجازت ہے۔ جام صاحب نے اس کی اجازت دی ہے اب اس پر ہزار دوسرے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اس فیصلے کا نوٹیفیکیشن نہیں ہوا تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب تک نوٹیفیکیشن کیوں نہیں ہوا۔؟

**مسٹر اسپیکر -** ایک وزیر دوسرے وزیر سے سوال نہیں پوچھ سکتا۔

**وزیرِ مواصلات۔** جناب والا! یہ سوال میں آپ سے پوچھنا چاہتا تھا اگر جام صاحب کی حکم عدالتی دہو ہمارے عدالت کے متعلق سوال و جواب ہوتے ہیں ہماری زبان بند ہے۔ ایجوکیشن کے متعلق میں سوال کرنے چاہتا تھا۔ مگر میں نے نہیں کہتے ایک پوائنٹ آرے ہے جس پر مجھے اجازت دی جائے تاکہ اس کے متعلق میں ایجوکیشن منستر سے پوچھ سکوں۔

**منستر اسیلکر۔** آپ منستر، میں ان کے ساتھی ہیں ان کے آفس جائیں وہاں ان سے پوچھ سکتے ہیں۔

**وزیرِ مواصلات۔** خباب والا! یہ تو پبلک سے متعلق سوال ہے اور پبلک کو کہن تو علم ہونا چاہیئے۔

**وزیر اعلیٰ۔** جناب والا! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں یہاں پر بہتہ عمرہ باتیں کی گئی ہیں معزز رکن کوکینٹ میں ہر وقت موقع ملتا ہے وہ وہاں منظر سے پوچھ سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی روایات ہوں گی کہ ایک وزیر اٹھ کر دوسرے وزیر سے سوال کرے۔ (تالیاں)

ادم جہاں تک تعلیم کا سوال ہے تو میرے دوست لکھ سے صاحب نے فرمایا تھا کہ مقافی لوگ ملتے ہیں۔ تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ ہمیں ٹیکرنا دین ہم انہیں آج ہی تعینات کریں گے۔ مگر بات یہ ہے کہ وہ تعلیم کے اس معیار پر پسا اتریں۔ یہاں مگر ان کا سوال نہیں ہے۔ یہاں محیر موصوف نے

فرمایا کہ مکران کے اندر مقامی ٹپھر ز نہیں ملتے ہیں اس وجہ سے یہ اجازت مکران کے لئے دی گئی ہے۔ اول ترجیحی اور فو قیت مقامی حضرات کو حاصل ہے اگر مقامی کو الفائیڈ کہہ سی گے تو پہلے ان کا حق ہے اگر پہلے مقامی آدمی ہمیں آتا تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے یہ صاریح ہو گا کہ اس کے لئے ہمیں چین سے بھی ٹپھر ز کو لانا پڑے گا تو ہم لا یں گے۔

### میر عبد الغفور بلوچ

جناب والا! پچھلی مرتبہ بھی ہم نے یہی سوال کئے تھے۔ جناب والامیر فضل رضا کی میں نے پوچھیا ٹپھر ز کی خالی ہیں۔ ہمارے علاقے میں بلوچستان سے کوئی ٹپھر ز آنا نہیں چاہتا ہے منظر صاحب یہ کہتی رہتی ہیں کہ میں اس کی کوئی اجازت نہیں ہے کہ ہم باہر سے لوگوں کو لا دیں اور یہاں لگائیں اور ہمارے افسران بھی یہی کہتے ہیں۔ آج ہم نے یہ سنا ہے کہ ہماری کینٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمارے علاقے کے لئے باہر سے لوگ منگو لئے جائیں۔ لیکن ابھی اسی کا نو ٹیفیکشن نہیں ہوا ہے۔ کم از کم اس کا نو ٹیفیکشن تو ہونا چاہیئے۔ ادھ میں یہ ہونگا کہ جو فیصلہ کینٹ میں ہوتے ہیں ان پر عمل در آمد بھی ہونا چاہیئے۔ ہوئی ت یہ کہ نیجش کھوسہ صاحب فرماتے ہیں کہ وہ ہمیں ٹپھر ز دیں گے تو میں انہیں تین دلاتا ہوں کہ نصر آباد کا ٹپھر ز مکران میں کبھی نہیں رہے گا۔ اس کے لئے ہم کو سوشش کی ہے۔ نصر آباد کے لوگوں کو وہاں بھیجا گیا ہے۔ وہ دہاں پر نہیں پہنچے والپس چلے جاتے ہیں۔ دوسرے صوبوں کا مطلب یہ ہو گا کہ سندھ مکران کے قریب ہے۔ شاید وہاں کے لوگ وہاں رہ سکیں۔ اس لئے ہم گزارش کرتے ہیں کہ میں یہ حق دیا جائے۔

**میر بندی بخش کھوسم۔** حباب والا! اگر ہمارے لوگ وہاں رہنے کو

تیار نہیں تو میں انہیں اضافی خرچ دینے کو تیار ہوں۔ پھر میں پہنچوں گا کہ وہ لوگ وہاں رہیں میں انہیں خرچ دینے کو تیار ہوں۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ بلوچستان کے لوگوں کا حق مار کر دوسرے صوبے کے لوگوں کو یہ حق دیا جائے۔ ہم یہ نہیں چاہتے۔

**میر عبدالکریم نوشیروانی** - حناب اسیکرہ بنے بلوچستان میں پڑھتے۔

غازی خان سے پھر ز آتے تھے جیسا جام صاحب نے فرمایا بلوچستان کے لوکل لوگوں کو ترقیت دیکھانے کے افادگار لوکل پھر ز نہ ملیں تو باہر سے منتگواں جائیں کچھ جناب والا! خاران میں اس وقت ساٹھ اسکول بند پڑ رہے ہیں کیونکہ وہاں لوکل استاد نہیں ملتے۔ میں عرفن کو منتگا ایسی صورت میں ڈیرہ غازی خان سے پھر ز منتگواں اپنے وہاں خاران میں ابھی وہاں کے پھر رہیں۔ یہ تعلیم کا مسئلہ ہے ماننی میں یہاں سے اتحہ استاد نکالے گئے۔

**سردار عصمت اللہ وسی خیل۔** خنایا اپنیکے ہم لوگ یوں لئے تو، میں

کہ تعلیم کو آگے بڑھائیں لیکن میں ایک پاؤئٹ ایجوکیشن کی یا بت پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہماری ایجوکیشن منٹر صاحبیہ کی تعلیم کیا ہے۔ ایجوکیشن منٹر کی کتنی تعلیم ضروری ہے؟

وزیر تعلیم

دل مکر حکیم - جناب اسپیکر! یہ ذاتی سوال ہے آپ کو اسکی پر گیشنا نہیں دینا چاہئے۔  
ان کو اجازت نہیں کہ کوئی ذاتی سوال کریں (مغلت)

ہمارا پیغمبر میرے خیال میں یہ ذاتی سوال ہے

**وزیر تعلیم -** جناب اسپیکر! اگر یہ ذاتی سوال کرنا چاہتے ہیں تو باہر جائیں گے  
اس کا جواب ان کو ملے گا۔

**مسٹر اسپیکر -** بہر حال میں سمجھتا ہوں یہ کوئی الیسی بات نہیں۔۔۔۔۔

**وزیر تعلیم -** جناب والا! میری ذات پر کسی کو سوال کرنے کا اختیار نہیں آپ اسپیکر  
ہیں آپ ذرا انصاف کروں میں عوای نمائہ ہوں وہ باہر آ کر مجھ سے یہ سوال کریں اگر یہ  
مرد ہے۔۔۔۔۔

**مسٹر اسپیکر -** آپ ذرا بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

**وزیر تعلیم -** جناب والا! یہ میری ذات پر آئے ہیں۔ یہ کوئی پرائم منسٹر نہیں۔۔۔۔۔

**مسٹر اسپیکر -** آپ بیٹھ جائیں میں پری گل! یہ اس بیلی کی کچھ روایت ہے۔ میرے  
خیال میں یہ بھری بات نہیں کسی وزیر نے اس بیلی میں کبھی اس طرح بحث نہیں کی۔۔۔۔۔

**وزیر اعلیٰ -** جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سوال کرنے والے نے ان سے  
یہ سوال بیدی نیت سے نہیں کیا ہے (تالیاں) جناب والا! قوانین میں کوئی صتاب موجو  
نہیں کہ کوئی ایم پی اے۔ یامنستر کو پڑھا لکھا ہونا چاہیئے۔ ماٹنی میں ہارے ہے

ایسے نظر رہے میں جو اف بھی تھیں جانتے تھے۔ مگر وہ منظر نہ۔ لہذا اگر ہوشیور نے دو کتابیں پڑھی ہوں تو کہہ سکتی ہیں کہ میں نے تین جا خلتیں پڑھی، میں اس حدیث کوئی حرب نہیں۔

**میر بندی بخش خان کھوسہ**۔ حناب والا! یہاں تعلیم کا معیار نہیں ہارے غریب علاقے میں جب مندرجہ لوگوں نے جاتے ہیں تو پچھر زیکروں نہیں نے جاتے؟

**مسٹر اسپیکر**۔ میر صاحب! میرے خیال میں یہ عام منداق والی اور گپ شپ والی بات تھی۔ آپ تشریف رکھیں۔

**پرنس تھکنی جان بلو پرک**۔ حناب اسپیکر! پچھلے دو سال سے میں پری گل ذریعہ تعلیم ہیں ہم ان کے کام سے مطمئن ہیں خدا کرے وہ بیس جماعت پڑھی ہوں یا دو جماعتوں پڑھی ہوں۔ ان کی کارکردگی سب مندرجہ سے بہتر ہے۔ (تا بیان)

**مسٹر اسپیکر**۔ نہیں وہ محض منداق دالی بات تھی آپ نے اسکو سیریں لے لیا۔ دیسے آپ میں پری گل آغا کو سپورٹ کر رہے ہیں۔

**ولہ کہ تعلیم**۔ حناب اسپیکر صاحب! سپورٹ تو آپکو بھی کرنا چاہیے۔ مگر آپ نا انصافی کر رہے ہیں (ردا خلتیں)

**مسٹر اجنب داس بھٹ**۔ حناب اسپیکر! چونکہ میں پہلے کھڑا ہوا ہوں اسلئے

آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ اسمبلی میں الی نوک جھونک ہونی چاہئے۔

**مسٹر اپسیکر۔** ہم سب ظاہرًا تو ایک بات کرتے ہیں لیکن اندر دوسری بات ہوتی ہے۔ اب نصیر احمد باچا صاحب اپنا سوال دریافت کر رہا ہے۔

**مسٹر اپسیکر۔** اگلا سوال مسٹر نصیر احمد باچا صاحب کا ہے۔

### ۲۶۔ مسٹر نصیر احمد باچا۔

کیا فذیلہ تعلیم ازدھار کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۵ء کے دوران میں نئے آئم پی۔ اے فنڈ سے چھ لاکھ روپے گورنمنٹ گرز بائی سکول چمن کو پھر ز کے کوارٹرز کی تعمیر کے لئے مختص کئے تھے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ زیتر ہونے کے باوجود کوارٹرز کی تعمیر کا کام اڑھوڑ رہ گیا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف/ب) کا جواب اثبات میں ہے تو عرصہ تین سال میں مذکورہ کوارٹرز کی تعمیر کا کام مکمل نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں۔

**وزیر تعلیم۔** (الف) یہ درست ہے کہ ایم۔ پی۔ اے فنڈ سے چھ لاکھ روپے

گورنمنٹ گرز بائی سکول چمن کے لئے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) چونکہ یہ کوارٹر فوجی زمین پر تعمیر ہو رہے تھے اس لئے آرمی اتحاریٹس کی

مغلخانہ سے کام روک دیا گیا ہے جسکی وجہ سے کام مکمل ہونے میں تاخیر ہو رہی ہے۔ (ج) مذکورہ کولر ٹریز کی تعمیر میں سب سے بڑی رکاوٹ اور افون کی الٹمنٹ ہے بلطفی اتحاد ٹیز سے حفظ و کتابت جاری ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ معاملے کا حل تصفیہ ہو جائے۔

### وزیر اعلیٰ۔

(پاؤنڈ آف آرڈر) خیاب اسپیکر! اس سے قبل کہ معززہ صابر اپنا سوال دیا فت کر میں مینڈولز کی طرف نشان دہی کرنا چاہتا ہوں سوالات کا درقفہ صرف ایک گھنٹہ ہوتا ہے اور جب تک اس بیلی دو یا تین گھنٹہ تک اس کا وقت بڑھانے کی منظوری نہ دے وہ قانونی نہیں ہوتا۔ اس لئے میرے خیال میں اب تک جتنے سوالات پوچھنے گئے ہیں وہ اس بیلی روکنے کے تحت کارروائی میں شامل نہیں کر جاسکتے۔ خیاب والا! اسکی تو صنیع فرمائیں۔

### ہر طراز اسپیکر۔

وزیر اعلیٰ۔ خیاب اسپیکر! میرے خیال میں دو یا تین سوال اور ہو جائے اس بیلی اسکی باقاعدہ منظوری نہ دے دے۔

### آغا عبد الطاہر۔

(پاؤنڈ آف آرڈر) خیاب اسپیکر! آپ انداز کو

کہ جب تک سوالات ختم نہیں ہوتے اس وقت تک وقفہ سوالات ہے۔

### وزیر اعلیٰ۔

خیاب والا! یہ بچہ ستر کی حکومت نہیں بلکہ اس بیلی ہے

بہاں قانون چلتا ہے بچہ سقاٹی نہیں چلتی ۔

**سُرٹ اسپیکر ۔** آج ہمارا وقفہ سوالات سارے ہے گیا رہ بجے شروع ہوا تھا  
یہاں صرف پانچ منٹ زیادہ ہوئے ہیں اگر ہاؤس کی اجازت ہوتو ہم پندرہ بیس منٹ  
زیادہ وقفہ سوالات برٹھا دیتے ہیں۔

**برنس میجے جان بلوج ۔** خباب اسپیکر ! آجکل ہمارے سوالات زیادہ ہوتے  
ہیں ہم یہاں صرف چالیس منٹ بات کرتے ہیں تو باہر لوگ ہم پر سنتے ہیں انہاروں  
کی بھی آتا ہے۔ آپ لیڈر آف دی ہاؤس ہیں اس ہاؤس کے اسپیکر ہیں بادشاہ  
یں ۔

**برنس میجے جان بلوج ۔** خباب اسپیکر ! اپنے الفاظ والپر  
تیا ہوں ۔

**سُرٹ فیر احمد چا ۔** خباب اسپیکر ! چونکہ وزیر صاحبہ تھکے گئی ، میں دل تو نہیں چاہتا  
کہ سوال کرنے کو یکن پھر بھی میں عوام کی خدمت کے لئے یہاں آیا ہوں جام صاحب  
وقت نہیں دیتے تھے لیکن میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے وقت دیدیا  
یہ موصوف نے اپنے جواب میں بتلا یا ہے کہ وہ خط و کتابت کرتے ہیں لیکن  
بیک لمبڑی والوں نے نہیں دی یہ بالکل غلط ہے بلکہ اسکول کی چاروں یواری

حکم اسپیکر صاحب کا دروازہ سے حرف کئے گے ۔

کے اندہ بن رہی ہے تقریباً چار لاکھ روپے خرچ ہو گئے ہیں دولاکہ تباہا ہے  
تین سال حفظ و تابت کے باوجود یہ نہیں ہوا۔ تو کب ہوگا؟ -  
جواب والا! اسکول کی بلڈنگ کمپلیٹ ہو جائے اساتذہ کے لئے تو بہتر ہوگا۔

**وزیر تعلیم** - میرے ساتھی معزز کن نے جیسا کہ تباہا جس زمین پر کام شروع  
ہوا وہ فوجیوں کی ہے انہوں نے نوش دیا کہ فوراً کام نہ کر کر اسی کوئی بات نہیں ہے  
کیونکہ وہ آپکا حلقة انتقام ہے ہم دوبارہ کام اسٹارٹ کر دیں گے۔

**مسٹر اسپیکر** - میں سمجھتا ہوا اسکول کے لئے فوجی زمین دینے سے  
انکار نہیں کریں گے ۔۔۔۔۔

**وزیر تعلیم** - جناب اسپیکر! وہ بہت غل کرتے ہیں بار بار نوش آتے ہیں کے کام  
ہند کرو یہ فوجیوں کی زمین ہے۔

**مسٹر فضیل احمد باچا** - جناب اسپیکر! یہ ہماری سول حکومت ہے دس پندرہ سال سے زمین  
اسکول کے لئے دی گئی ہے کام تقریباً مکمل ہے چار دیواری کے اندر کام ہو رہا ہے اسیں آئی  
کا کوئی دخل نہیں اس کے علاوہ کام تقریباً مکمل ہے ۔۔۔۔۔

**مسٹر اسپیکر** - چار لاکھ کا کام ہو گیا ہے میرے خیال میں اس کام کو دوبارہ  
شروع کر دیں۔

**وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر! آپ کو اندازہ نہیں دہ بار بار تنگ کرتے ہیں  
تباہم کو سوشش کریں جسے اشاء اللہ۔

**مسٹر اسپیکر۔** یہ کامِ حسن میں ضرور ہونا چاہیئے۔

**مسٹر نصیر احمد بacha۔** جناب اسپیکر! مسئلہ ہمارے پیچرز کا ہے جو دو بعد از  
علاقوں سے آتے ہیں اسی کمروں میں وہ پڑھاتے ہیں اور وہاں آرام بھی کرتے ہیں  
لہذا میں جام صاحب سے گذراش کرنے لگا کہ وہ آرمی والوں سے خاطر کتا بت کریں تاکہ  
کامِ مکمل ہو جائے۔

**مسٹر اسپیکر۔** جام صاحب فرمائیں۔

**وزیر اعلیٰ۔** جناب اسپیکر! میں آری حکام سے رابطہ قائم کر فنگا اور صورتحال  
علوم کمروں گا۔

**مسٹر اسپیکر۔** اگلا سوال بھی نصیر بacha صاحب کا ہے۔

**نمبر ۲۶۵، مسٹر نصیر احمد بacha۔**  
کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں جائے کہ۔

سال ۱۹۸۶ء کے دوران فلوج پشین میں کتنے پر ائمڑی ۶ ڈل اور مسجد سکول کھولنے کی منظوری دی گئی ہے نیز چمن تحصیل کے لئے منظور شدہ سکولوں کی تعداد بھی تسلیم ہائے ۔

### وزیر تعلیم۔

سال ۱۹۸۶ء کے دوران فلوج پشین میں ۲۲ پر ائمڑی ۹ ڈل اور ۴۹ مسجد سکول کھولنے کی منظوری دی گئی نیز چمن تحصیل میں ۳ پر ائمڑی ۱ ڈل اور ۱۱ مسجد سکول منظور کئے گئے ۔

**مسٹر نصیر احمد باچا۔** (لئنہی سوال) حباب والا! مس پری گل وزیر تعلیم نے بتایا ہے کہ سال ۱۹۸۶ء کے دوران فلوج پشین میں بائیس پر ائمڑی نو ڈل اور انچاس مسجد اسکول کھولنے کی منظوری دی گئی ہے اور چمن میں صرف تین پر ائمڑی اسکول دیئے گئے ہیں جو سراسر ہمارے علاقے کے ساتھ ناقصانی ہے۔ اس وقت ہم نے چمن میں سینتیس پر ائمڑی اسکولز کی بلڈنگ بنائی ہیں جو کہ بالکل مکمل ہو چکی ہیں اب نہ اس کے لئے اسکولوں کی منظوری دی گئی ہے اور نہ اس میں اساتذہ دیئے گئے ہیں اور جو ہمارے علاقے کے ساتھ ناقصانی ہے ہمارے فلوج کے چار ممبر صوبائی اسمبلی ہیں ان پر برابر اسکول تقیم کرنے چاہئے تھے۔ حباب آپ سید ساحب! آپ ہی ہمارے فلوج کے ممبر ہیں مگر آپ کو زیادہ اسکول دیئے ہیں ہمارے علاقے کو صرف تین پر ائمڑی اسکول اور ایک ڈل اسکول دیا گیا ہے اور گیارہ مسجد اسکول دیئے گئے ہیں جو سراسر ناقصانی اور غلط تقیم ہے۔

**وزیر تعلیم -** حباب اسپیکر! ایجوکشن میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ یہ کس

کا علاقہ ہے جیاں لئے اسکول کی ضرورت ہوتی ہے وہاں بردسے دیتے ہیں  
یہ پابندی نہیں ہے آپ جتنے بھی پر امری اسکول مانگیں ہم دینے کے لئے تیار  
ہیں مگر جو ایم پی اے بلڈنگے بناتے ہیں وہ دسٹرکٹ ایجوکشن سے ضرور ابط  
قام کر لیں کہ ہم نے بلڈنگے بنائی ہے اور اس کے لئے ہمیں یہ پھر چاہیئے بلڈنگے  
پہلے بنادیتے ہیں جو ہمارے علم میں بھی نہیں ہوتی ہے آپہ ان متعلقہ انسان کے  
علم میں مسائل لائیں ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم اس کو دیکھیں گے۔

دوسرایہ کہ پر امری اسکولوں کو مدل اسکول بنانا اس میں سالانہ بجٹ کا تعلق ہوتا ہے  
اس کے مطابق اسکول بناتے جاتے ہیں آپ ہمارے سوچیلے تو نہیں ہیں آپ بھی  
ہمارے بھائی ہیں آپ جتنے اسکول چاہیں مل جائیں گے۔

**مسٹر نصیر احمد باچا -** حباب اسپیکر ہمارے علاقے کے لئے پندرہ اسکول تنفس  
کھوئے ہیں مگر سینٹیس کے لئے ہم نے بلڈنگ بنائی ہے یہ بچوں کے لئے بنائی ہیں  
جا فدوں کے لئے تو نہیں بنائی گئی ہیں۔

**وزیر تعلیم -** حباب اسپیکر صاحب! یہ صرف ابھی کام سلہ نہیں ہے جب  
بھی وہ میرے پاس آئے ہیں میں نے ان کا مسئلہ حل کیا ہے۔

**مسٹر اسپیکر -** جب ایک محبر اے ڈی پی میں اپنی اسکیم دیتا ہے اور اپنے  
فند سے بلڈنگے بناتا ہے تو محکم والوں کو چاہیئے اس کو اسائز بھی دیں۔

وزیر تعلیم - حناب والا ! جب کبھی کوئی ایمپی اے بلڈنگ کے نیاتا ہے تو وہ پہلے مکھے والے کو تباہے تاکہ مکھے ولے ضرورت یہ مطابق اسکول کا میندو لبست کر سکیں۔ ایم۔ ہی۔ اے کو چاہیئے پہلے تباہے

حاجی محمد شاہ مردانزی - حناب والا ! جب کبھی اے ڈی پی کی میٹنگ ہو رہی ہوتی ہے تو ہر مکھے کے آدمی بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور فناں کا آدمی بھی ہوتا ہے کبھی ان کو پہنچنے نہیں ہے۔

وزیر تعلیم - اے ڈی پی کی میٹنگ تو ہوتی ہے لیکن ایجکشن آفیسر تو اس میٹنگ میں نہیں ہوتا ہے اسے اس تجویز کا پتہ نہیں ہوتا ہے آپ اس کو آگاہ کریں تاکہ وہ تجاویز اپنی بھیج دے۔

مسٹر فضیل احمد پاچا - حناب اسپیکر ! میں میں پری گل آنا صاحبہ کو خود تبلد ہے کہ اسکوں کھلتے ہماری بلڈنگ تیار ہو چکی ہیں اور انہوں نے یہ چیز اپنے سیکرٹری کو بھی تباہی ہے اور ہم نے لکھ کر بھی دیا ہے اور جام صاحب نے بھی فرمایا تھا پر انہیں آگوا دے دو ہم اساتذہ دے دیں گے مگر ابھی تکے ہمیں ان اسکوں کھلتے ہیں ایک بھی ستاد نہیں ملا ہے۔

وزیر اعلیٰ - حناب اسپیکر ! مجھے بہت افسوس ہوتا ہے سوال پچھو ہوتا ہے صفحی کچھ ہوتا ہے اور سوال کی تہذیب کوئی نہیں جانا چاہتا ہے۔ اس میں صرف بات تعلیم کی ہوتی ہے دیکھنا ہوتا ہے کہ دیاں پر تعلیم کی کتنی ضرورت ہے یہ مٹھائی کی دکان نہیں

ہے ہرگلی کوچے میں کھول دی جائے سوال یہ ہے کہ جو پرائمی اسکول کھولا جائیا  
ہے کیا وہاں پر بڑھائی کے لئے دستیاب ہوں گے یا نہیں اور میں کہتا ہوں  
کہ مذکوب وزیر اعظم کا پابندی نکالی پروگرام ہے وہ بالکل واضح ہے اگر اس  
کو دیکھ کر اور دیگر ترقیاتی کام کئے جائیں تو ہمیں کوئی وقت نہ ہوگی کیونکہ اس  
میں تغیراتی کاموں کی وفاہت کر دی گئی ہے۔ میں ایم پی اے صاحب کو داد  
دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنے فنڈر سے چمن میں سینیٹس اسکول کی بلڈنگیں بنائی  
ہے آپ یہ دیکھیں جس علاقے میں چار اسکول ہمیں چل سکتے ہیں تو سینیٹس  
اسکول کس طرح چل سکتے ہیں میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر ۳۰ رکے  
بجائے چورہتر اسکول کی بھی ضرورت ہوئی تو انہیں دے دیئے جائیں گے۔ مگر ضرورت  
ہو یا نہ ہو اب پیچروں کی تعداد کم ہے اور آپ نے بھی کہا ہے پیچروں کا فقدان ہے  
وہ نصیر نہیں ہوتے ہیں جب پیچر ملیں گے تو دے دیں گے اور ہمارے ایکے مکن  
اسبلی مذکوب بنی بخش کھوسہ صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ جتنے پیچر بھی چاہیں نصیر آباد  
سے دے دیں گے میں کہتا ہوں جب اسٹانڈ نصیر آباد سے آئیں مکتوان کو دے دیئے  
جائیں گے اب انتظار ہے کہ وہ کب پیچر فراہم کرتے ہیں جب بھی بنی بخش کھوسہ  
صاحب نے پیچر فراہم کئے تو ان کو دے دیئے جائیں گے۔

مسٹر نصیر احمد باچا۔ مذکوب اسپیکر! جام صاحب نے بات تو اچھی کی  
ہے میں ان سے ملھٹن ہوں۔ مجھے زیادہ پیچر نہیں چاہیں گے میں نے جو، اسکولوں  
کے لئے عمارتیں بنوائی ہیں اور یہاں پر جو اسکولوں کی اس سال منظوری دی گئی  
ہے اگر یہ بھی ہمارے علاقے میں صحیح تناسب سے باٹ دیتے تو اب تک  
میں نے بتتی بھی بلڈنگز بنوائی ہیں ان میں بچے پڑھ لیتے۔

وزیر اعلیٰ۔ آپ نے کہا ہے سینیٹس اسکو لوں کے لئے بلڈنگ بنائی ہیں  
یہ کیسے بنائی ہیں۔

مسٹر نصیر احمد بacha۔ یہ میرا حق ہے میں نے بلڈنگ اپنے ایم پی اے  
فندٹ سے بنائی، میں آپ نے تو کوئی احسان نہیں کیا ہے اسپیشل فنڈ تو نہیں  
دیا ہے۔

وزیر اعلیٰ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ایم پی اے فنڈ بھی حکومت کا فنڈ ہے کسی کا  
ذاتی فنڈ نہیں ہے۔

مسٹر نصیر احمد بacha۔ حباب والا! جب بھی میرے علاقے کی بات  
ہوتی ہے جام صاحب بات کا بتنگڑہ نبادیتے ہیں اور مذاق میں طال دیجتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ۔ اگر چمن میں جو ترا اسکوں کی بھی فرورت ہوئی تو دیسے دیلے  
جائیں گے۔

مسٹر نصیر احمد بacha۔ ابھی میں نے سینیٹس اسکوں کے لئے بلڈنگ بنائی ہے  
اور اس کے لئے اساتذہ فرام کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں میں آپ سے کوئی گولڈ میڈل  
تو نہیں مانگے رہا ہوں۔

وزیر اعلیٰ ۔ اس نے میں منشہ صاحبہ سے کہ رہا ہوں کہ وہ آپ کی ضرورت  
کو پیدا کرے۔

مسٹر فیصل احمد بات چاہا۔ جناب! بہت شکر یہ جو آپ نے منشہ صاحبہ سے کہہ  
دیا ہے۔

پرسن تھی جان بلوجہ۔ جناب والا یہ تعلیم بہت اچھی چیز ہے اس کیلئے  
ایم پی اے صاحبان اور وزراء دعا عبان کے درمیان باہمی ربط ہونا چاہیے۔ ہم  
یہاں سب سمجھے ہیں ہم بلوجہستان کی خدمت کے لئے آئئے ہیں تعلیم کو ادین اہمیت  
و اصل ہے اور پاکستان کے وزیر اعظم کا بھی ہی پر وگرام ہے ہمارے منشہ صاحبان  
هر علاقے کے ممبر کے ساتھ رابطہ رکھیں وہ دیکھیں کس علاقے میں کیا  
ضرورت ہے نمائخت کے شعبے میں دوسرے ہیں پھر ہم ان باہمی محبگروں  
سے بھی بُخ جائیں گے۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال۔

بنیاد ۱۶۶، مسٹر فیصل احمد بات چاہا۔

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
سال ۱۹۸۹ء میں بلوجہستان کے کن سکولوں کو وزیر تعلیم نے اپنے مخصوص فنڈ  
سے رقم دی ہے تفصیل دی جائے۔

## وزیر تعلیم۔

وزیر تعلیم کا کوئی مخصوص فنڈ نہیں ہے سکولوں کا تعمیرات کا کام بذریعہ APP فنڈز ہوتا ہے اور غیر ترقیاتی فنڈز سے سکولوں کی عمارت کی مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔

## مسٹر نصیر احمد باچا۔ مہربانی۔

وزیر تعلیم۔ بنایا والا! اس میں کوئی الیسا بات نہیں ہے کہ میں مہربان ہوں یا نہیں ہوں محکمہ ایجوکیشن ہم سب کا ہے اس میں مہربانی کی کیا بات ہے۔ ہمیں جن اسکولوں کے لئے جو ہمیزین ضرورت ہوتی ہیں اسی ضرورت کے مطابق ہم انہیں دیتے ہیں۔ جہاں تک چمن کی بات ہے تو میں اپنے میر ساتھی سے یہ کہونگی کہ جتنے ان کے اسکولوں کے مسائل ہیں۔ آپ یقین کریں کہ ان کے مسائل ان کے کچھے بغیر میں نے حل کئے ہیں۔ میں نے اپنے افسروں کو ہدایت کی ہے۔ جتنے بھی اسکول ہیں ان کی پوری پوری مدد کی جائیں۔ اور ان کا جو بھی مسئلہ ہو اسے فوری طور پر حل کیا جائیں مجھے معلوم نہیں انہیں ہر وقت مجھ سے یکوں شکایت رہتی ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ وزیر صاحبہ ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ کچھے اور بھی فنڈز ہوتے ہوں گے۔ آپ اپنے ایم پی اے حضرات سے تباوینہ میں لیں اور پھر اس کے مطابق انہیں حل کریں۔

## وزیر تعلیم

**وزیر تعلیم** - حناب والا ! میرے پاس فنڈنگ کہاں ہیں۔ اور پھر ایجوکیشن میں فنڈنگ تو ڈسٹرکٹ میں ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس تو سویڈ بھی نہیں ہوتے ہیں۔

## مسٹر اسپیکر

**مسٹر اسپیکر** - ان اسکولوں کو کسی ایم پی اے کی سفارش پر مرمت کے پیسے نہیں دیتے گئے اور یہ جو لسٹ آپ نے مرتب کی ہے کسی ایم پی اے کی سفارش پر نہیں کی ہے۔ اگر آپ کسی علاقے میں کام کرنا چاہتی ہیں۔ تو وہاں کے ایم پی اے کی وہاں کے لئے سفارش ہونی چاہیئے۔

## وزیر تعلیم

**وزیر تعلیم** - حناب والا ! یہ کہا آپ اور ایم پی اے کی سفارش سے ہی ہوا ہے۔

## پرسنل کمیجان بلوچ

**پرسنل کمیجان بلوچ** - حناب والا ! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سب سے یادہ تعلیم پر بجٹ کا حصہ خرچ ہوتا ہے۔ اور یہ رقم تقریباً سالانہ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ لہذا اس میں کچھ نہ کچھ ایم پی اے کی تجاویز کر بھی رکھنا چاہیئے۔ چاہیئے یہ رقم باخنج کروڑ کی ہو۔ ماشاء اللہ ہمارے چواليں ممبران اسکلی ہیں۔ وہ چالیس لاکھ عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس کے لئے ان کا اے ڈی پی نہیں ہے۔ ان کے لئے رقم فنچ کی جائیں۔ ہم تو آپ کو خواہ خواہ خوش کرنا چاہیئے۔

## وزیر تعلیم

**وزیر تعلیم** - حناب والا ! جہاں تک ملک اور پرمی اسکولوں کا تعلق ہے۔

ایم پی اے حضرات کے کہتے پر بنائے جاتے ہیں۔ اور ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ آپ

کے علاقے میں اسکول کی کہاں ضرورت ہے۔ اس میں ہم نے کبھی بھی اپنی مر منی نہیں کی ہے۔

**ہر سڑک پر مدرسہ۔** میرے خیال میں یہ بہتر ہوتا کہ مرمت کے پسے ایک پر اسے حفرات اور ڈسٹرکٹ کونسل کو دین تاکہ وہ اپنے علاقے کے اسکلوں کا لام خود کرے ائیں۔

**وزیر کے تعلیم۔** اسے آپ اسمبلی میں پاس کرائیں ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

**ہر سڑک پر مدرسہ۔** اب ہربات تو اسمبلی پاس نہیں کرے گی۔ اس میں کچھ سوچنے اور سمجھنے کی بات بھی ہے۔

**وزیر اعلیٰ۔** خباب والا میں کچھ و فناحت کرنے پا تھا ہوں کہ یہاں سوال کچھ ہو رہے ہیں اور اس کے لئے سوال کچھ اور ہو رہے ہیں۔ اور یہ جوابات بالکل مختلف ہیں یعنی بات نہ میں کی پوچھی جا رہی ہے اور جواب آسمان کا دیا جا رہا ہے۔ سوال فرنچیز سے متعلق پوچھا جاتا ہے اور جواب و سوال یوسف اور زلینا کا شروع ہو جاتے ہیں۔

**ہر سڑک پر مدرسہ۔** خباب اسپیکر! وزیر تعلیم نے جواب دیا ہے کہ فی اسکوں بارہ ہزار روپے دیئے گئے ہیں۔ ان کے سامان خریدنے کے لئے۔ خباب والا! اس میں ایسے اسکوں بھی ہیں جن کی تعمیر ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔ اور وزیر صاحبہ کہتی ہیں کہ انہیں بارہ بارہ ہزار روپے دیئے گئے ہیں۔

**وزیر کر تعلیم** - حباب والا! اگر آپ کو ایسی کوئی شکایت ہے تو میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ اس بات کی پوری تحقیقات کی جائے گی۔

**مسٹر نصیر احمد باچا** - آپ یہ نوٹ کر لیں۔ سیریل نمبر ۶۰ پر پر اگری اسکول عبدالعزیز میڈیوی - ان کی مدد نگے ابھی تک نہیں بنی ہے اور باقی اسکولوں میں ابھی تک ٹیچرز نہیں ہیں اور انہیں بارہ بارہ ہزار روپے دیتے گئے ہیں۔

**وزیر کر تعلیم** - حباب والا! یہ اسکول ابھی بند ہوں گے۔ جب ٹیچرز آئیں ملے تو انہیں بارہ ہزار روپے دیتے جائیں گے۔

**مسٹر نصیر احمد باچا** - حباب والا! یہاں پر لکھا گیا ہے کہ بارہ بارہ ہزار روپے فی اسکول دیتے گئے ہیں۔ اور اب وزیر صاحبہ کہتی ہیں کہ جب اسکول مکمل ہو جائے گا اور ٹیچرز آجائیں گے تو انہیں بارہ ہزار روپے دیتے جائیں گے۔

**مسٹر اسپلیکر** - یہ کون سے اسکول ہیں؟

**مسٹر نصیر احمد باچا** - حباب والا! یہ مات اسکول ہیں جو لست کے آخر میں ہیں۔

**وزیر کر تعلیم** - حباب والا! میں یہ کہہ رہی ہوں کہ یہاں پر یہ رقم نہیں دی گئی ہے اور اسکول نہیں ہیں آپ ہمیں تباہی میں اسے دیکھیں گے۔ سیشن چل رہا ہے اسی

میں اس کا جواب دے دیں گے۔ اور اس کا آپکو بالکل صحیح جواب دیں گے۔

### وزیر اعلیٰ - حباب والا! ہمارے ایم پی اے صاحب نے جوبات کی ہے اسے صحیح

ٹھوڑ پر سمجھنا چاہیئے۔ ایم پی اسے کی بات سے مصدقہ بات اور کس کی ہو سکتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہاں پر اسکول بنانا ہی نہیں ہے۔ اس کی فوری تحقیقات کی جائے۔ (تالیف)

### مسئلہ اسپیکر - اگلا سوال۔

### بنیاد میں مسٹر فیصل احمد باچا۔

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۸۶ء میں منلیع پشین کے سکولوں کو فرنپھر کی فراہمی کے لئے کتنا فنڈ دیا گیا ہے نیز پشین کے تحصیل وار سکولوں کو فراہم کئے گئے فرنپھر کی تفصیل بھی دی جائے۔

### وزیر تعلیم -

۱۹۸۶ء میں منلیع پشین کے سکولوں کو مزید فرنپھر فراہم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل فنڈ زدیے گئے ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

### (۱) پر امکری سکولز = ۴،۰۰۰،۰۵۶ روپے

نمبر شمار	سکول کا نام	تحصیل	فرنپھر کی دیہی فراہم کیا گیا فنڈ
۱۔	ملی آری کاؤنٹی	گلستان	۴،۰۰۰،۰۵۶

نمبر شمار	مسئول کا نام	تحصیل	فریج کے لئے فرائم کا پائیا فندہ
۱۲	حورائی افگرگی	کارہینہات (غلونہ)	/= ۵۰۰ روپے
۱۳	بہ شور (توہہ کا کڑی)	کلی جلات تدریہ	/= ۵۰۰ روپے
۱۴	میزٹی گلستان	کلی ملک خسرو	/= ۵۰۰ روپے
۱۵	کارہینہات خانوڑی	کلی شیران	/= ۵۰۰ روپے
۱۶	بہ شور	کلی تار و تنگی بلوک	/= ۵۰۰ روپے
۱۷	بہ شور	کلی حاجی جمال خیل	/= ۵۰۰ روپے
۱۸	چمن	کلی ہزاری دویندی	/= ۵۰۰ روپے
۱۹	چمن	کلی حاجی علیہ الکریم	/= ۵۰۰ روپے
۲۰	گلستان	کلی ملک حبیب اور میندی	/= ۵۰۰ روپے
۲۱	چمن	کلی ملک خان محمد میزٹی	/= ۵۰۰ روپے
۲۲	چمن	کلی ملک خا جہڑی	/= ۵۰۰ روپے
۲۳	(توہہ اپکنہ)	کلی محمد این تور نئی	/= ۵۰۰ روپے
۲۴	بہ شور	تاس زیارت ملا مار جہر توہہ اچڑی	/= ۵۰۰ روپے
۲۵	بہ شور	تدری زیارت (توہہ اچڑی)	/= ۵۰۰ روپے
۲۶	بہ شور	کلی تاج محمد	/= ۵۰۰ روپے
۲۷	بہ شور	تخریز زیارت (محمد غان)	/= ۵۰۰ روپے
۲۸	گلستان	دین آباد سید محمد	/= ۵۰۰ روپے
۲۹		کلی زاد	/= ۵۰۰ روپے
۳۰		کلی کلہ	/= ۵۰۰ روپے
۳۱	سرانان	حاجی زئی سیدان	/= ۵۰۰ روپے

زیارت

۲۲

بمشور

۷۵۰/== ۶۵۰/=

ہر ایک پرائمری سکول کو جو فرنچس پر دیا گیا ہے اس کی فہرست درج ذیل ہے۔

## فہرست برائے اجراء پرائمری سکول کیلئے فرنچس اور ساز سامان

رقم	تعداد	روٹ	تفصیل
۱۰۰/۰	۵ عدد	۲۰۰×۵	۱، چینی کشن سیٹ
۸۰۰/۰	۲	۳۰۰×۲	۲، چینی روم ٹیبل
۱۶۶۵/۰	۵	۳۵۰×۳	۳، بلیک بورڈ بیجنٹن
۳۰۵/۰	۷۵	۷۵×۵	۴، سلیٹ
۳۰۰/۰	۷۵	۷۵×۲	۵، سلیٹ پنسل پیکٹ
۳۰۵/۰	۷۵	۷۵×۵	۶، تختی
۱۵۰/۰	۷۵	۷۵×۲	۷، سیاہی بارے تختی پیکٹ
۱۰۰/۰	۵۰	۵۰×۲	۸، قلم بارے تختی
۷۵/۰	۷۵	۷۵×۱	۹، دوات
۱۵/۰	۱	۱۵×۱	۱۰، داخلہ رجیستر
۲۰/۰	۱	۲۰×۱	۱۱، شاک رجیستر
۳۰/۰	۲	۱۵۰×۲	۱۲، بلیک رجیستر
۵۰/۰	۵	۱۰۰×۵	۱۳، حاضری رجیستر بارے طلبہ

تفصیل	دینٹ	تعداد	رقم
۱۲، حاضری رجسٹر برائے اساتذہ	$10 \times 3$	= ۲	۲۰/-
۱۵، طاٹ	۴۰۰۰۰	= ۲۰	۱۲۰/-
۱۶، ڈسپچ رجسٹر	۱۰۰۰	= ۱	۱۰/-
۱۷، مخصوصاً گھنٹی	۳۰۰۰۰	= ۱	۲۰۰/-
۱۸، سیل الماری	۳۵۰۰۰	= ۱	۳۵۰/-
۱۹، سرتیفیکیٹ فائل	۱۰۰۳	= ۳	۳۰/-
۲۰، پاکستانی جمہوریہ ابتعابان	۱۶۰۰۰	= ۱	۱۶۰/-
۲۱، ٹائم پیس (گھری)	۱۵۰۰۰	= ۱	۱۵۰/-
۲۲، کھیل کا سامان (فیبال پمپ)			۳۰/-
۲۳، حام	$150 \times 1$	= ۱	<u>۱۵۰/-</u> <u>۱۵۰۰/-</u>

مذکورہ بائی سکولوں کو فرخ خریدنے کیلئے فراہم کئے گئے فنڈز کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	سکول کا نام	تحصیل	فنڈز
۱،	مذکول ملی میزبان	پشین	۲۵۰۰۰/-
۲،	مذکول ملیزی ترین	"	۲۵۰۰۰/-
۳،	مذکول مجھے حسین زنی	"	۲۵۰۰۰/-
۴،	مذکول خنانی	"	۲۵,۰۰۰/-
۵،	مذکول فوآباد	"	۲۵۰۰۰/-
۶،	مذکول ملا غبرگ	برشود	۲۵۰۰۰/-

۷۵۰۰/-	ٹول سکول بھی علیٰ نہیں	۷
۷۵۰۰/-	ٹول سکول کاٹ پشین	۸
۷۵۰۰/-	ٹول سکول حسنہ چمن	۹
<u>۲۲۵۰۰/-</u>	<u>ٹول</u>	<u>۲۲۵۰۰/-</u>

### ہائی سکولز

۱۔ ہائی سکول حمزہ پشین ۵۰۰۰/-  
نیز ٹول اور ہائی اسکولوں کو جو فری پر دیا گیا ہے۔ اسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

### فہرست سامان برائے گورنمنٹ ٹول سکول

تفصیل اجزاء	دقیقہ	دقیقہ	دقیقہ
۱، عدد ڈسیک	۳۵	۳۸۵ × ۳۵	۱۳۱۲۵/-
۲، تختہ سیاہ ۳ عدد	۳	۳۵۰ × ۳	۱۰۵۰/-
۳، کرسیاں ۵ عدد	۵	۲۰۰ × ۵	۱۰۰۰/-
۴، میزین ۵ عدد	۵	۳۰۰ × ۵	۱۵۰۰/-
۵، الماریاں ۲ عدد	۲	۱۲۰ × ۲	۲۴۰۰/-
		<u>ٹول</u>	<u>۱۹۹۲۵/-</u>

کم از کم تخمینہ ۵۰۰۰/-

نیز مبلغ ۵۰۰۰ روپے لائبریری بک اور اسٹیشنری کیلئے مہیا کئے گئے ہیں۔

## فہرست فرنچ پر براۓ ہائی سکول

<u>تفصیل اجزاء</u>	<u>ریٹے</u>	<u>تعداد</u>	<u>دفعہ</u>
۱۔ آفن چیر	۲۰۰/-	۸ عدد	۱۶۰/-
۲۔ ٹیبل برائے کلاس رم.	۳۵/-	۸	۲۴۰/-
۳۔ ٹیبل برائے لیبارٹری	۲۵۰/-	۲	۵۰/-
(بیالوجی)			
۴۔ ٹیبل برائے لیبارٹری	۲۵۰/-	۲	۵۰۰/-
(فرزکس ایڈٹکٹسٹری)			
۵۔ ٹیبل برائے لاہبریری	۱۲۵/-	۲	۱۶۵۰/-
۶۔ ڈبل ڈیک	۱۰۰/-	۵۰	۲۵۰۰/-
۷۔ سنگل ڈیک میکٹوں	۳۰۰/-	۲۰	۶۰۰۰/-
برائے ڈرائنگ			
۸۔ تختہ سیاد	۳۰۰/-	۳ عدد	۱۱۲۰/-
۹۔ سامان برائے یگٹھری/فرزکس اوہ بیالوجی لیبارٹری	۱۰۰/-	۱	۱۰۰/-
۱۰۔ سٹوں	۲۰۰/-	۱۶	۳۲۰/-
<u>لول ۵۰۰۰/-</u>			

نئے تعریشہ پر اندری سکولوں کو فراہم کئے گئے فرنچ کیلئے فنڈ کی تفصیل حسب ذیل ہے

- ۱۔ پر اندری سکول کی ناں ہنسیگی گلستان ۱۲۵۰۰/-
- ۲۔ پر اندری سکول کل جاناں چارگل چمن ۱۲۵۰۰/- ۲۳۰۰۰/-

فلح پشن میں نصیر احمد باچا خان (ایم۔ پی۔ اے) کے فنڈر سے جن سات سکولوں کی عمارت تعمیر ہوئی تھیں ان میں فرینچر کے لئے ۱۶۰۰ روپے فی سکول دیئے گئے ہیں۔  
جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱، پرائمری سکول کھلی باپا۔

۲، پرائمری سکول کھلی ہمپوان

۳، پرائمری سکول حاجی خیر ہمشے زٹی۔

۴، پرائمری سکول کھلی کپتان مردہ کارینہ

۵، پرائمری سکول خیر جان۔

۶، پرائمری سکول عبد العلی ملینزی۔

۷، پرائمری سکول کھلی حاجی صلاح الدین۔

**مسٹر نصیر احمد باچا** - حباب اسپیکر! یہاں تبا یا گیا ہے کہ پرائمری اور ڈبل اسکولوں کو فرز نیچر و دیگر سامان فراہم کرنے کے لئے فنڈر مہیا کئے گئے ہیں میں اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں اور اگر حباب اسپیکر صاحب آپ محسوس نہ کریں تو نہ یادہ تر پیسے آپ کے علاقے کے اسکولوں کو دیئے گئے ہیں دو لاکھ پندرہ ہزار روپے میں سے صرف پچیس ہزار روپے چمن کے ایک اسکول کو دیئے گئے ہیں آپ اسپیکر، یہ وزیر صاحب آپ ہم بہت ہم بران ہو چکی ہیں۔

**مسٹر اسپیکر** - نہیں بھائی ایسی بات نہیں ہے میں نے ان سے فنڈر کے لئے نہیں کہا ہے اور نہ سفارش کی ہے یا انہوں نے لوگوں کی ذاتی درخواستوں اور مزدورت کے مطابق دیئے ہیں اس کا مجھے کوئی بتہ نہیں ہے۔

مسٹر نصیر احمد باچا۔ اپ تو اسپیکر ہیں اس کا وزیر صاحب

جواب دیں۔

### وزیر تعلیم

جناب اسپیکر! اس میں مہربان اور نامہربان کی کوئی بات نہیں ہے تعلیم سب کا حق ہے اس میں مہربانی کی کیا مزروت ہے جہاں بھی کسی چیز کی فروخت ہوتی ہے ہم دیتے ہیں۔ اگر آپ نے اب چمن کی بات کی ہے تو یہ ان یقین دلاتی ہوں ان کے کہنے کے بغیر یہ نے ڈسڑک ایجنسیں آفیسر کو ہدایت کی ہے۔ کوہہ بھیشان کے مسائل حل کرے اب پتہ نہیں ہے ان کو ہر وقت یہوں شکایت رہتی ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ وزیر صاحب آپ نے یہ جو لشیں بنائی ہیں آپ اس کو متعلقہ ایم پی ۴ کی سفارش بنائیں اور فروخت دیکھ کر مرمت کے پیسے دیں۔

وزیر تعلیم۔ یہ رقمات آپ لوگوں کے سفارش پر ہی دیکھ گئے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ میری کوئی سفارش نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال ملک محروم سٹاف کا ہے۔

نیٹ۔ کے اکمل ملک محمد یوسف اچکزئی۔

کیا وزیر تعلیم اور اکرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ۱۹۸۵ سے ۱۹۸۷ تک بلوچستان سے کتنے طالب علموں کو بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اور ان طالب علموں کا تعلق کسی اصلاح سے ہے تفصیل دی جائے۔ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ ان طالب علموں کو حکومت اپنے خرچ پر باہر بھجو رہی ہے یا پھر ان کا خرچ بیرون ملک برداشت کرتے ہیں۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب نفی ہے تو کیا حکومت بلوچستان سے طالب علموں کو بیرون ملک بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کن اصلاح سے کتنے طالب علموں کو بھیجا جائے گا۔

### وزیر تعلیم۔

(الف) سال ۱۹۸۵ سے ۱۹۸۷ تک بلوچستان سے کسی بھی طالب علم کو محکمہ تعلیم کے طرف سے بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔

(ب) محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کسی بھی طالب علم کو سرکاری خرچ پر بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اس کی کوئی تفصیل مہیا نہیں کر جاسکتی۔

**ملک محمد یوسف اچکزئی۔** - (ضمنی سطل) خباب والا! کیا محکمہ تعلیم کے فنڈز سے با بیرونی مالک طالب علم باہر پڑھنے کے لئے جاتے ہیں؟

**وزیر تعلیم۔** خباب والا! آپ نے محکمہ تعلیم کا پوچھا ہے تو میں نے محکمہ تعلیم کا جواب دیا ہے۔

**ملک محمد اوسف اچھرائی**۔ جناب والا! وہ بھی تو مجھے تعلیم کے توسط سے جاتے ہیں۔ ڈاٹریکٹ تو کوئی بھی نہیں جاتا ہے۔ وہ سب آپکے توسط سے جاتے ہیں۔

**وزیر تعلیم**۔ جناب والا! آپ نے جس طرح کامسوال پوچھا ہے میں نے اسی طرح کام آپکو جواب دیا ہے۔ اگر آپ اس طرح سوال پوچھتے تو میں اس کے مطابق آپکو جواب دیتی ہوں۔

**شیر عبید الکریم نو شیر وانی**۔ جناب اسپیکر! تعلیم پر کروڑوں روپے خرچ کئے جائے ہیں۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ہرسال میہاں سے چار پانچ طالب علموں کو حکومت کے خرچ پر بنا ہر بھی چیز تاکہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکے آئیں۔ اور پھر اپنے ملک کو خدمت کریں۔

**ہر سٹر اسپیکر**۔ اس کے لئے آپ فریش سوال کریں۔

**شیر عبید الکریم نو شیر وانی**۔ وزیر تعلیم کو اسی لاکھ روپے مل رہے ہیں اس سے چالیس لاکھ روپے بچوں کو دے دیں تاکہ وہ باہر جا کر تعلیم حاصل کریں۔

**وزیر تعلیم**۔ جناب والا! ہمارے ایک علاقے کے لئے اسی لاکھ روپے ملتے ہیں اور آپ کو تو پورے بلوچستان کے لئے ایک کروڑ بیس لاکھ روپے ملتے ہیں۔ یہ بھی آپ کے لئے نہیں ہونے چاہیں۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی۔ جناب والا! انہیں ہم اپنے دوؤں سے بہاں  
لائے ہیں عوام نے تو انہیں دوٹ نہیں دیا ہے۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا! آپ کو عوام نے دوٹ دیا ہے اور آپ نے مجھے دوٹ دیا ہے،  
آپ کو عوام نے خائنہ چنا ہے اور پھر آپ نے ہمیں چنا ہے۔ جناب والا! اعزت  
سب کی برابر ہوتی ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ میں پری گل آپ شریں رکھیں۔ وزراء کو ایم پی اے عفرات  
کے ساتھ اجھے رویہ سے پیش آنا چاہیئے جب آپ زیادہ المحنیں گی تو لوگ آپ سے  
زیادہ سوال کریں گے۔

پرنس بھائی جان بلوج۔ جناب والا! میں اپنے چین منٹر صاحب سے  
یہ گزارش کروں تاکہ پاکستان کا جو کوٹہ ہوتا ہے اس میں سندھ پنجاب اور فریضتیہ سے  
ہزاروں بچے باہر پڑھنے کے لئے جاسکتے ہیں تو میرے خیال میں اگر بلوج چنان سے  
چار بچے باہر پڑھنے کے لئے چلے جائیں تو پاکستان کے خزانہ میں کوئی فرق نہیں  
پڑے گا۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال بھی ملک محمد یوسف صاحب کا ہے۔

۲۲۷۔ ملک محمد یوسف اچکزئی۔

کیا وزیر تعلیم انداہ کم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۱۹۸۶ء کے دوران صوبہ کے اکثر گرلنڈ بائی سکولوں کے ہمیڈ مسٹرسوں کے تبادلے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں؟۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ان تبادلوں کے احکامات پر عمل داد ہوا ہے۔ اگر نہیں تو وجہ تبلیغ جائے۔

### وزیرِ تعلیم۔

۱ (الف) یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۶-۸۷ء کے دوران حسب فتاویٰ لعین گرلنڈ بائی سکولوں کی ہمیڈ مسٹرسوں کے تبادلے کئے گئے ہیں۔

دبیران احکامات پر بالعموم عمل داد آمد ہوا ہے سوائے ہمیڈ مسٹریں گورنمنٹ گرلنڈ بائی سکول اپواہ کوئی اہد گورنمنٹ گرلنڈ بائی سکول ادستہ محمد جنکے تبادلے مشوش کر دیئے گئے کیونکہ اول ذکر نے اپنی گھر یوں مجبور یوں کی بناء پر اپنے تبادلے کی منسوخی کی درخواست کی تھی جبکہ موخر الذکر کا تبادلہ ادستہ محمد کے عوام کی خواہش پر مشوش کیا گیا مسٹر فرغنہ یوسف ہمیڈ مسٹریں گورنمنٹ پاک گرلنڈ بائی سکول کوئی کا تبادلہ بطور ڈسٹرکٹ ایماؤنٹ آفیسر اور ٹکل علی میں لا گیا تھا۔ انہوں نے بجا رہی کی بناء پر رخصت کی درخواست دی ہے محکمہ نے انہیں صوبائی میڈیل یوورڈ کے سامنے پیش ہونے کی ہدایت کی۔ میڈیل یوورڈ نے مودھہ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۷ء کو ان کا طبی معافہ کرنے کے بعد انہیں دو ماہ تک آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

**ملک محمد یوسف اچھری۔** (ضمنی سوال) حناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دو ماہ کب کے پورے ہو گئے ہیں کیا اسکو مزید ایکھیشن ملی ہے اس سلسلے میں کوئی نیا آرڈر ہوا ہے؟

**مسٹر اسپیکر۔** ابھی چوبیس دسمبر کو ان کا طبی معاشرہ ہوا ہے دو ماہ بعد میں آئیں گے۔

**میرالکرم نوشیروانی۔** کیا ذیرہ موصوف بتا سکیں گی کہ اس کو کیا بیماری ہے۔

**وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر! ہمارے ایم پی اے ٹری انسوس کی بات ہے کہ ایک خاتون کی بیماری کا پوچھ رہی ہے میں کہ وزیر ان کو بتائے کہ اے کیا بیماری ہے جناب والا! وہ ایک خاتون ہے ہماری عزت ہے۔ میں سمجھتی ہوں ان کا ایسا کرنا آسمیلی اور عورت کی توہین ہے۔

**ملک محمد یوسف اچیکری۔** جناب اسپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ چھ مہینے گزرنے کے باوجود دو ماہ کی ایکسٹیشن اس نے لی ہے کیا الی سیریس بیمار ہے۔

**وزیر تعلیم۔** بیماری تو اللہ کے ہاتھ میں ہے ہو سکتا ہے کہ وہ سیریس ہو گئی ہو۔ بہر حال یہ میرے ہاتھ میں نہیں اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

**مسٹر اسپیکر۔** ملک صاحب کل آپ بیمار ہو گئے پھر؟

**میر عبد الغفور بلورج۔** (رنگی سوال) جناب اسپیکر! میں منظر متعلقہ سے پوچھنا چاہتا ہوں اسکو لوں کے ہیڑ مسٹریں کے تبادلے ہوتے ہیں ان کی جیھے

دوسری ہیڈ مسٹریں کو اپاٹنٹ کیا جاتا ہے۔ لیکن ابھی تک گواہر گرلز ہائی اسکول میں کسی ہیڈ مسٹریں کو کیوں اپاٹنٹ نہیں کیا گیا۔؟

**مسٹر اسپیکر۔** باں اگر کوئی ٹھیر گواہر جانا چاہیں تو ان کو دہان بھجوادیں اگر مٹرانسفر نہیں ہوئی تو ان کو بھجوادیں۔ ان کا کام کر لیں۔  
اب اگلا سوال دریافت کریں۔

### ۳۵) ملک محمد یوسف احمدی

کیا ذریعہ قیم ادیا کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
الف) محکمہ تعلیم سے متعلق کتنے کیس عدالتوں میں زیر سماحت ہیں۔ نیز یہ کیس کس نوعیت  
کے ہیں اور کن عدالتوں میں زیر سماحت ہیں۔  
رب) ان کیسیوں پر حکومت کے اخراجات کی تفصیل دی جائے اور یہ کبھی تباہی جائے۔ کہ ان کیسیوں کی بریکی  
کرنے میں سرکاری اہلکاروں نے کس قدر ٹھی۔ اے اور ڈے۔ اے حاصل کیا ہے۔  
رج) کیا رد لوز کے مطابق ان کیسیوں میں اجازت محکمہ قانون سے حاصل کی گئی ہے۔

### وزیر اعلیٰ

الف) محکمہ تعلیم سکولز کے اس وقت ۱۹۷۶ء مقدمات عدالتوں میں زیر سماحت ہیں۔ یہ دیوانی مقدمات دفاعی  
نوعیت کے ہیں۔

(۱) ۱۹۷۶ء مقدمات سنیٹر سول بچے کوئٹہ میں برائے اداریکی رقومات دائر ہیں۔

(ب) ایک مقدمہ ایڈریشنل سینچن جج II کو نہ برائے قبضہ زمین دائر ہے۔  
رج، ایک مقدمہ سول بمحض ذیرہ اللہ یار برائے قبضہ گرفتار اسٹبل دائر ہے۔

(د) ایک مقدمہ قاضی صاحب مستونگ برائے سرکاری زمین دائر ہے۔

(ر) ایک مقدمہ قاضی صاحب خفدار برائے سرکاری زمین دائر ہے۔

محکمہ تعلیم کا الجزر کا اسوقت کوئی مقدمہ کسی عدالت میں نہیں سماعت نہیں۔

(ب) ان مقدمات کی پیروی کرنے کے لئے حکومت نے ایک استنبٹ ڈائریکٹر جو ڈیشنل کی آسائی تحقیق کی ہے۔ جس کا سالانہ بجٹ چون ہزار روپے ہیں عدالت میں مقدمات کا دفاع ڈسٹرکٹ ٹائم کرتا ہے۔ جو کہ محکمہ قانون مقرر کرتا ہے۔ ڈسٹرکٹ ٹائم فی مقدمہ کے دفاع کے لئے متعلق اہل کار کو محکمہ کے توسط سے طلب کرتا ہے جو مقدمہ میں پیشی کی تاریخ پر حاضر ہوتے ہیں گو غشت ملازم کو سرکاری قوانین و ضوابط کے مطابق ٹی اے / ٹی اے دیا جاتا ہے۔ اور مبلغ ۱۷۵/- روپیہ اس کے لئے ادا کیا گیا۔

میونکہ اولاد کرنے اپنی گھر یا مجبولیوں کی بنا پر اپنے تیادیے کی منسوخی کی درخواست کی تھی جبکہ موخر الذکر کا تیاد لاء و ستد محمد کے عوام کی خواہش پر منسوخ کیا گیا مسز فرخندہ یوسف ہیڈریہ

## میر عبد اللہ یحیم نوشیر وانی۔ (ضمی سوال) حباب اسپیکر! وزیر موسوی نے

جواب میں بتلا یا ہے کہ پندرہ مقدمات نہیں سماعت ہیں لیکن باقی ایس مقدمات کے متعلق وضاحت کر دی جائے۔

## مسٹر اسپیکر۔ جواب میں آپکو بتایا گیا ہے آپ ہزیر کیا چاہتے ہیں؟

وزیر تعلیم - کل مقدمات اسیں، میں سب کی تفصیل تیار گئی ہے مزید آپ سے کیا خواہش درکھستے ہیں؟

میر عبدالکریم نو شیر وانی - چونکہ آپ تھک گئی ہیں اس لئے میں آپ کو معاف کروں گا مزید سوال نہیں پوچھتا۔

وزیر تعلیم - نہیں جناب! میں نہیں تھکی اتنی بھی زیادہ گئی گزری نہیں۔ بے شک آپ سوال پوچھیں۔

مسٹر اسپیکر - اگلا سوال۔

نمبر ۲۵۷، سردار چاکر خان ڈومکی -

کیا وزیر تعلیم ازدیاد کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

پرانی اور مول سطح کے تعلیمی نصابات میں عظیم بلوجی شخصیات اور تاریخی مشاہیر کو کس قدر جگہ دی گئی ہے نیز قدیم تاریخی شہر دن اور خوانین قلات / جام ہائے بیله اور ملک کے لئے نایاں خدمات سرا جام دینے والے بلوچوں اور پشتونوں کیا ہم تاریخی شخصیات کو دیتے گئے مقام کے تفصیل بھی دیتے جائے۔

وزیر تعلیم .

پرانی اور مول سطح کی درسی کتب میں دی گئی بلوجی شخصیات اور تاریخی مشاہیر کی تفصیل

درجہ ذیل ہے۔

## صلع کی اہم شخصیات

۱.	معاشری علوم جماعت سوئم	صلع زیارت	بابا حنفیاری <sup>۲</sup>
۲.	" " "	صلع حفندار	حضرت سید عبد اللہ شاہ <sup>۲</sup>
۳.	" " "	غاران	پیر بوبک <sup>۲</sup>
۴.	حضرت شاہ بلاؤل <sup>۲</sup>	لسبیله	
۵.	شیخ اسماعیل طربنی <sup>۲</sup>	شوب	
۶.	حضرت میان علیہ الحکم نانا صاحب <sup>۲</sup>	لوہلائی	
۷.	پیر سید حیدر شاہ بخاری <sup>۲</sup>	کوہلو	
۸.	خواجہ ابراهیم چشتی یک پاسی <sup>۲</sup>	قلات	
۹.	واجہ غریب شاہ <sup>۲</sup>	گلودر	
۱۰.	خواجہ روح الدا خونزادہ کاظمکنی <sup>۲</sup>	پشین	معاشری علوم جماعت سوئم
۱۱.	سلطان حمید الدین عالم قریشی <sup>۲</sup>	تریت	"
۱۲.	حضرت منیق سلطان <sup>۲</sup>	سفیر باد	"
۱۳.	پیر سہری <sup>۲</sup>	ڈیرہ بجھی	"
۱۴.	معاشری علوم جماعت سوئم	صلع کھپٹی	خواجہ ابراہیم چشتی دوپاسی <sup>۲</sup>
۱۵.	حضرت پیر عمر رح	پنگور	"
۱۶.	حضرت سید بلا رم	چاغنی	"
۱۷.	خواجہ محمد عمر جان حشموی <sup>۲</sup>	کوڑہ	"
۱۸.	حاجی محل رح	ستی	"

ان کے علاوہ دیگر ان شخصیات اور شہروں کا ذکر بھی درج ذیل درسی کتب میں کیا گیا ہے۔

۱، اردو جماعت دوٹم	تیرارت کی ولادی
۲، " سوم	سوئی میلہ
۳، " "	کوئٹہ شہر کی معلومات
۴، " چہارم	چالیس بھائیوں کا پہاڑ (کوئہ حلقت)
۵، " "	کوئی نہ کی کہانی
۶، " "	سببی کا میلہ
۷، " "	میر فیض خان نوری
۸، " پنجم	بلوچ مجاہد (یوسف غزیز مکسی)
۹، " "	رحمان بابا
۱۰، " ہفتم	میر حبیف خان جمال
۱۱، معاشری علم جماعت چہارم	حضرت عبداللہ شاہ صاحب
۱۲، " "	حضرت میاں عبد العیکم -
۱۳، " پنجم	پاکستان کے اہم شہر (کوئٹہ)
۱۴، " "	پاکستان کی تفریع گاہیں (منہج حبیل کوئٹہ)
۱۵، " ششم	بر صغیر کے مشہور شہر (کوئٹہ)

**سردار میر چاکر خان ڈو مسکی۔** ( ضمنی سوال ) کیا وزیر موصوف تباہ سکتی ہیں کہ غظیم بلوچ سپہ سالار چاکر افغان کے کارہائے نایاں کے پیش نظر ان کی سوانح غری کو رفتاب تعلیم میں شامل کیا جائے گا۔

**وزیر تعلیم۔** حباب اسپیکر! جہا تک اس سوال کا تعلق ہے تو اس عالمہ کو کابینہ کے سامنے رکھنا پڑیگا اگر وہ منظوری دیجی تو ہم اشادر اللہ شامل کر دیں گے۔

**سردار میرجا کر خان ڈو مکی۔** حباب والا! اسمیں کا بینہ کے سامنے رکھنے کا سوال نہیں ہے۔

**وزیر تعلیم۔** حباب اسپیکر! اسمیں ایجوسیشن کے بیٹ کا مسئلہ ہے نہ۔ اس کے مطابق ہوتا ہے۔

**مسٹر ناصر علی بلوچ۔** (ضمنی سوال) حباب اسپیکر! منظر صاحب نے اپنے جواب میں سیریل نمبر گیارہ پہ سلطان محمد الدین حاکم قریشی کا ذکر کیا ہے۔ میں بوجہنا پا ہتا ہوں کہ آیا ان کا تعلق مکران ہے؟ اس سے علاوہ پنجوں میں پیر حضرت سماز کرہ ہے۔ لیکن جناب والا! وہ پنجوں میں دفن نہیں ہیں ان کا تعلق وہاں سے نہیں قفارہ بحی وہ وہ وہاں دفن نہیں اس کی وضاحت فرمادیں۔

**وزیر تعلیم۔** حباب والا! اگر وہاں پر دفن نہیں ہیں تو پھر میں کیا کر سکتی ہوں اس وقت جو کتابوں میں ہے ہم نے دبی تباہی ہے۔ اگر دفن نہیں تو اس کی انکو اسرار کی جائے گی اور اگلے سیشن میں اس کا جواب دیا جائے گا۔

**مسٹر ناصر علی بلوچ۔** ان کا تعلق وہاں سے نہیں تھا آپ یہ معلوم

کریں تاکہ آپ کو آئیڈ رہا ہو۔ تاہم آپ نے کس سے پوچھا کہ یہ جواب دیا ہے اور وہ کون سی کتاب ہے جس میں یہ جواب لکھا ہے؟

**وزیر تعلیم۔** کسی نے لکھا ہوگا۔ میں نے یہ نہیں پوچھا یہ بہت پرانا ہے۔

**مسٹر جن داس بھٹی۔** (پاؤنٹ آف آئڈر) خباب اسپیکر! معزز اداگین براہ راست ایک دوسرے سے مخالف ہو کر بات نہ کریں۔

**مسٹر اسپیکر۔** صحیح ہے۔ اسمبلی کے ڈیکورم کا خیال رکھیں اگر ممبر صاحبات ایک دوسرے سے لڑیں یہ اچھی بات نہیں ہے۔

**مسٹر جن داس بھٹی۔** (صفنی سوال) خباب اسپیکر! آپ کی اجازت سے معزز ممبر سردار چاکر خان ڈوکنی کی تجویز اور صفنی سوال کی تائید کرتے ہوئے کہوں گا کہ کیا چاکر اعظم کی سوانح عمری کو شامل فضاب کیا جائے گا؟۔

خباب اسپیکر! میں یہ گزارش کروں گا تمام ایم پی اے صاحبان کی تجادیزی جائیں۔

**مسٹر اسپیکر۔** آپ کی تجویز مناسب پرایشن لیا جا سکتا۔ آپ نے بتا دیا آپ کی مہربانی۔

**مسٹر جن داس بھٹی۔** میں یہی عرض کر رہا تھا کہ تمام مٹا ہمیر کے بارے میں ایم پی اے حضرات کی تجادیزی جائیں ہمارے پے اور آنے والی نسلیں (طائلنیں).....

**پرنس سعی جان بلوچ۔** رپوئنٹ آف آرڈر) خباب اسپیکر! اگرچہ یہ بے ادب ہوگی لیکن آپ ملاحظہ فرمائیں یہ کبے وقت چار چار لوگ بات کرتے ہیں ایک وقت میں ایکے معززہ میر بات کریں ہمیں لوگوں کو اپنے آپ پر نہیں ہنسانا چاہیئے۔

**مسٹر اسپیکر۔** میر صاحبان بھی چاہتے ہیں کہ وہ خاموش میر نہ نہیں ملکہ کچھ نہ کچھ بولتے رہیں۔

**آغا عبدالطاہر۔** (رضنی سوال) خباب اسپیکر! وزیر صاحب نے جیسا جواب دیا ہے سرے سے غلط ہے جناب والا! سوال یہ ہے کہ "پرائمری اور ٹول سٹھ کے تعلیمی رشایات میں عظیم بلوچ شخصیات اور تاریخی مشاہیر کو کقدر جگہ دیتی ہے۔ نیز قدم تاریخی شہروں اور خواہیں قدامت / جام ہائے بلیہ اور ملک کیلئے خایاں خدمات سرا نہام دینے والے بلوچوں اور پتوں کی اہم تاریخی شخصیات کو دیے جائے مقام کی تفصیل بھی دی جائے؟"

خباب اسپیکر! آپ جواب میں دیکھیں ان میں کون سے تاریخی مشاہیر ہیں؟ یہ سب بزرگ سید وغیرہ ہیں اللہ یہ حضرات اسلامی مشاہیر ہیں۔

**مسٹر اسپیکر۔** آپ کا مرطلب یہ ہے کہ یہ جواب غلط ہے؟ -

**وزیر کہ تعلیم۔** خباب اسپیکر! جیسے آغا صاحب کہتے ہیں ہم اسے دیکھ لیں گے جو غلط ہے اس کو درست کر کے وہ دیں گے۔

**مسٹر اپیکر۔** سوال یہ ہے کہ ”پر انگری اور مڈل سطح کے تعلیمی نصابات میں غیب ہوچے شخصیات اور تاریخی مشاہیر کو کس قدر جگہ دیجئی ہے۔ نیز قدیم تاریخی شہروں اور خوانین قلات / جام ہائے میڈیہ اور ملکے کیلئے نمایاں خدمات سرا جام دینے والے ملبوچوں اور لشپتوں کی اہم تاریخی شخصیات کو دینے کے مقام کی تفصیل بھی دی جائے۔“

**آغا عبد الناظم۔** حناب والا۔ ان دنے کئے ناموں میں کوئی مشاہیر ملبوحتان اور خوانین قلات نہیں ہیں ان میں کوئی پڑھان یا ملبوچ نہیں ہے یہ صرف سید ہیں اولیاء ہیں سب در آمد شدہ ہیں یہاں کسی مشاہیر کا نام نہیں ہے۔

**میر چاکر خان ڈو مکی۔** حناب والا! میر سوال کا جواب تھوڑا سا صحیح ہے باقی سارا غلط ہے اس میں صرف بزرگوں اور اولیائے کرام کے نام دینے کئے ہیں۔

**ونزیر تعلیم۔** اگر کہیں غلط ہے تو آپ تبادیں آپ کو جواب دے دیں گے۔

**میر چاکر خان ڈو مکی۔** حناب والا! سالار اعظم چاکر خان کے متعلق کوئی مفصلہ نہیں ہوا اس کو رفاب میں شامل کریں گے۔

**مسٹر اپیکر۔** دقہ سوالات ختم ہوا۔ میں تمام محبران اسیبلی سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اسیبلی کے ڈیکورم کا خاص خیال رکھا کریں اور جہاں غیر پارلیمانی الفاظ استعمال

ہوتے ہیں ان کو اسیلی کی کارروائی سے حذف کیا جائے اور اخباری رپورٹ بھی شائع نہ کریں۔

**پرسن میکی جان**۔ ہد-صاحب جلسے میں استعمال کر سکتے ہیں لیکن اگر میں اسیلی میں استعمال کرتا ہوں تو غیر پاریمانی ہیں وہ پبلکس ٹائم میں کہہ سکتا ہے۔ اور اگر میں اسیلی میں کہتا ہوں تو گناہ بکیرہ ہے۔

**مسٹر اسپیکر**۔ نہیں اسیلی کا علیحدہ ڈیکورم ہے یہ لفظ اسیلی میں استعمال نہ سکتے جائیں یہ اسیلی میں پاریمانی دوائیت کے خلاف ہیں۔

**پرسن میکی جان**۔ اچھا جناب والا! میں اپنے الفاظ داپس لیتا ہوں۔

**مسٹر اسپیکر**۔ اب سیکرٹری صاحب اعلانات فرمائیں گے۔

## رخصت کی درخواستیں

**مسٹر اختر حسین خال**۔ شیخ نظرین خان مندوخیل نے درخواست دی ہے کہ **سیکرٹری اسیلی** "وہ ضروری کام کی وجہ سے کراچی گئے ہیں انہیں آج ۱۲ جنوری ۸۸ کے اجلاس سے رخصت دی جائے!"

**مسٹر اسپیکر**۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے!  
(رخصت منظور کی گئی)

### سیکرٹری اسٹبلی

فراہنادہ سلیم اکبر بھٹ نے درخواست دی ہے کہ ۔  
”وہ یوں طبع ناسازی ۱۰، ۱۲، جنوری کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں انہیں  
رخصت دی جائے۔“

### مسٹر اسپیکر۔

(رخصت منظور کی گئی)

### سیکرٹری اسٹبلی۔

میراحمد خان زھری ایم پی اے نے درخواست دی ہے کہ ۔  
”وہ آج کے اجلاس میں ضروری کام کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکتے ہیں انہیں آج  
۱۲، جنوری ۸۸ کے اجلاس سے رخصت دی جائے۔“

### مسٹر اسپیکر۔

(رخصت منظور کی گئی)

### مسٹر اسپیکر۔

اب آغا عبد الغفار اپنی تحریک پیش کریں۔

### دبلوچستان صوبائی اسٹبلی کے قواعد انفیاط کار میں ترمیم

آغا عبد الغفار۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسٹبلی کے  
قواعد انفیاط کار میں ترمیم کی جائے کہ قاعدہ ۱۶۰، میں ذیلی قاعدہ ۱۲۰

کی جگہ درج ذیل الفاظ کا انداز ہو گا۔ یعنی کہ ”(۲) مجلس سات ارکان پر مشتمل ہوگی جو کہ اسکلی اپنے ارکان میں سے منتخب کرے گی اور وزیر خزانہ بمحاذ عہدہ اس کے رکن ہونے چاہیے لیکن انہیں دوٹ دینے کا حق حاصل نہیں ہو گا۔ تا و قتیکہ وہ مجلس کے منتخب کردہ رکن ہوں۔ مجلس کے احلاں کے لئے کورم مجلس کے تین ارکان پر مشتمل ہو گا۔“

### مسٹر اسپیکر۔ ترمیم یہ ہے کہ :-

قاعدہ ۱۶۰، میں ذیلی قاعدہ (۲) کی جگہ درج ذیل الفاظ کا انداز ہو گا یعنی کہ ”(۲) مجلس سات ارکان پر مشتمل ہوگی جو کہ اسکلی اپنے ارکان میں سے منتخب کرے گی اور وزیر خزانہ بمحاذ عہدہ اس کے رکن ہوں گے میں انہیں دوٹ دینے کا حق حاصل نہیں ہو گا تا و قتیکہ وہ مجلس کے منتخب کردہ رکن ہوں مجلس کے احلاں کے لئے کورم مجلس کے تین ارکان پر مشتمل ہو گا۔“

### مسٹر اسپیکر۔ اگلی تحریکے پیش کریں۔

**آغا عبدالظاہر۔** میں یہ تحریکے پیش کرتا ہوں کہ مجازہ ترمیم کو زیر بحث لایا جائے۔

### مسٹر اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ مجازہ ترمیم کو زیر بحث لایا جائے۔

اب اگر کوئی ممبر بحث میں حصہ لینا چاہتے ہوں تو تقریر کر سکتے ہیں۔

**آغا عبدالظاہر۔** جناب والا! جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ بلوچستان صوبائی اسکلی کے قواعد انفباط کا مجریہ ۳۷ء کے قاعدہ ۱۶۰ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت مجلس برائے حسابات تشکیل دی گئی تھی۔

قانون ۱۹۰ کے تحت مجلس کے ارکین کی تعداد پانچ ہے اور مجلس کے کوام کے لئے تین ارکین مجلس کا ہونا ضروری ہے لیکن گذشتہ سالوں میں کوام پورانے ہوئے کی بناء پر مجلس برائے حسابات علاوہ کی مجالس باقاعدہ گئی سے نہ ہو سکیں اور مجلس کے سپرد یا گیا کام متاثر ہوا فتح رہے کہ ۱۹۶۳ء کے کیز جبکہ تکمیلی التوا میں پڑتے ہوئے ہیں۔ لہذا یہ مناسب خیال کیا گیا ہے کہ مجلس کے ارکان کی تعداد پانچ سے بڑھا کر سات کرداری جائے تاکہ کوام پورانے ہونے کا مسئلہ درپیش نہ ہو اور مجلس حسابات عامہ سپرد کئے گئے کام کو احسن طریقے سے انجام دے سکے۔ اندرین حالات مجازہ ترہ میم ایوان کے سامنے منتظری کے لئے پیش ہے۔ اور امید ہے ایوان اس کو منتظر کرے گا تاکہ مجلس کے اجلاس باقاعدہ ہوتے رہیں۔ شکر یہ۔

### مسٹر اسیکرر۔ کوئی اور صاحب؟

پرلس میکی جان۔ خباب والا! یہ مجلس حسابات عامہ دو سال پہلے تشکیل دی گئی تھی اس میں ہم پانچ عہدراہ تھے۔ مسٹر فضیلہ عالیانی، سردار خیر محمد ترین، حاجی عزیز شاہ مردانزی اور میر بخاون خان تھے۔ اس میں ہمین بطور لیڈر چنا گیا کہ آپ اکاؤنٹس کمیٹی کے معاملات طے کریں گے۔ اس سلسلے دو تین دفعہ میئنگیں بلائی گئیں اس چیز کا سیکرٹری صاحب کو بھی پتہ ہے ان میں کوئی بھی نہیں آیا۔ پھر کہا گیا کہ ہم جاکر مشورہ کرتے ہیں کہ اس کمیٹی میں صرف مسلم میگی بیٹھیں۔ میں نے کہا کہ اگر آپ ہمیں نہیں چاہتے، میں تو ہم متفقہ طور پر مسٹر فضیلہ عالیانی کو چیئر مین منتخب کرتے ہیں۔ اس احتمال میں قائم حزب اختلاف نہیں ہے لہذا یہ بی فضیلہ عالیانی کو منتخب کیا تاکہ ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۵ء سے جو کیسٹر ٹرپے

ہونے ان کا تصفیہ کیا جائے۔ اس پر کافی بحث ہوئی اور اس لئے ممبران بڑھانے کے لئے آج یہ تحریک پیش ہے اسے منظور کیا جائے۔

**مسٹر اپسیکر۔** اگلی تحریک پیش کریں۔

**آغا عبد الناصر۔** یہ یہ تحریکیے پیش کرتا ہوں کہ مجموعہ ترمیم کو منظور کیا جائے۔

**مسٹر اپسیکر۔** تحریکیے یہ ہے کہ مجموعہ ترمیم کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**مسٹر اپسیکر۔** اقبال احمد خان کھوسہ اپنی تحریک پیش کریں۔

**مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔** جناب اپسیکر میں مجلس حسابات عامہ کی رکنیت

کیلئے مزید حسب ذیل اراکین کا نام تجویز کرنا ہوں۔

- ۱۔ ملک گل نہمان کاسی۔
- ۲۔ آبادان فریدون۔
- ۳۔ میرفتح علی عمران۔

**مسٹر اپسیکر۔** تحریکیے یہ ہے کہ۔

مجلس حسابات عامہ کی رکنیت کے لئے مزید حسب ذیل اراکین کے نام تجویز کئے جاتے ہیں۔

- ۱۔ ملک گل زمان خان کاسی۔
- ۲۔ مسٹر فریدون آبادان -
- ۳۔ میر نفع علی عمرانی۔

(تحریر یہ منظور کی گئی۔)

**مسٹر اسپلیکر۔** اب اسپلی کی کاروانی مو رخہ ۱۳، جنوری ۱۹۸۸ء کی صبح دس بجے تک  
ملتوی کی جاتی ہے۔

( دو پھر ایک بجکر بیس منٹ پر اسپل کا اجلاس پنجشنبہ مو رخہ ۱۴، جنوری ۱۹۸۸ء  
کی صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا )